رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۶

یھدی اللہ لنورہ من یشاء ۶

اخبار نور

مورخہ یکم فروری ۱۹۱۲ء

مقاصد

اسلام کی خوبیوں اور اسکی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا

(۳) الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا

(۴) تاج برطانیہ کی خیرخواہی سکھ قوم میں باوا نانک جی کی تعلیم کا پرچار کرنا

ضوابط

یہ پرچہ ہر مہینے میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔

(۲) عام قیمت سالانہ ۸ عہ ششماہی ۴ عہ واعظان اور طلباء سے ایکروپیہ پیشگی

(۳) امراء عظام سے امتیازی قیمت پانچروپیہ سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسماء گرامی سرپرستان اخبار ہذا کی فہرست میں درج ہونگے

جلد ۳	ایڈیٹر شیخ محمد یوسف نومسلم سابق سورن سنگھ کمار وودان	نمبر ۹

طرابلس کے ریگستان میں تہذیب اور صلیب کا جھنڈا بلند ہو رہا ہے۔

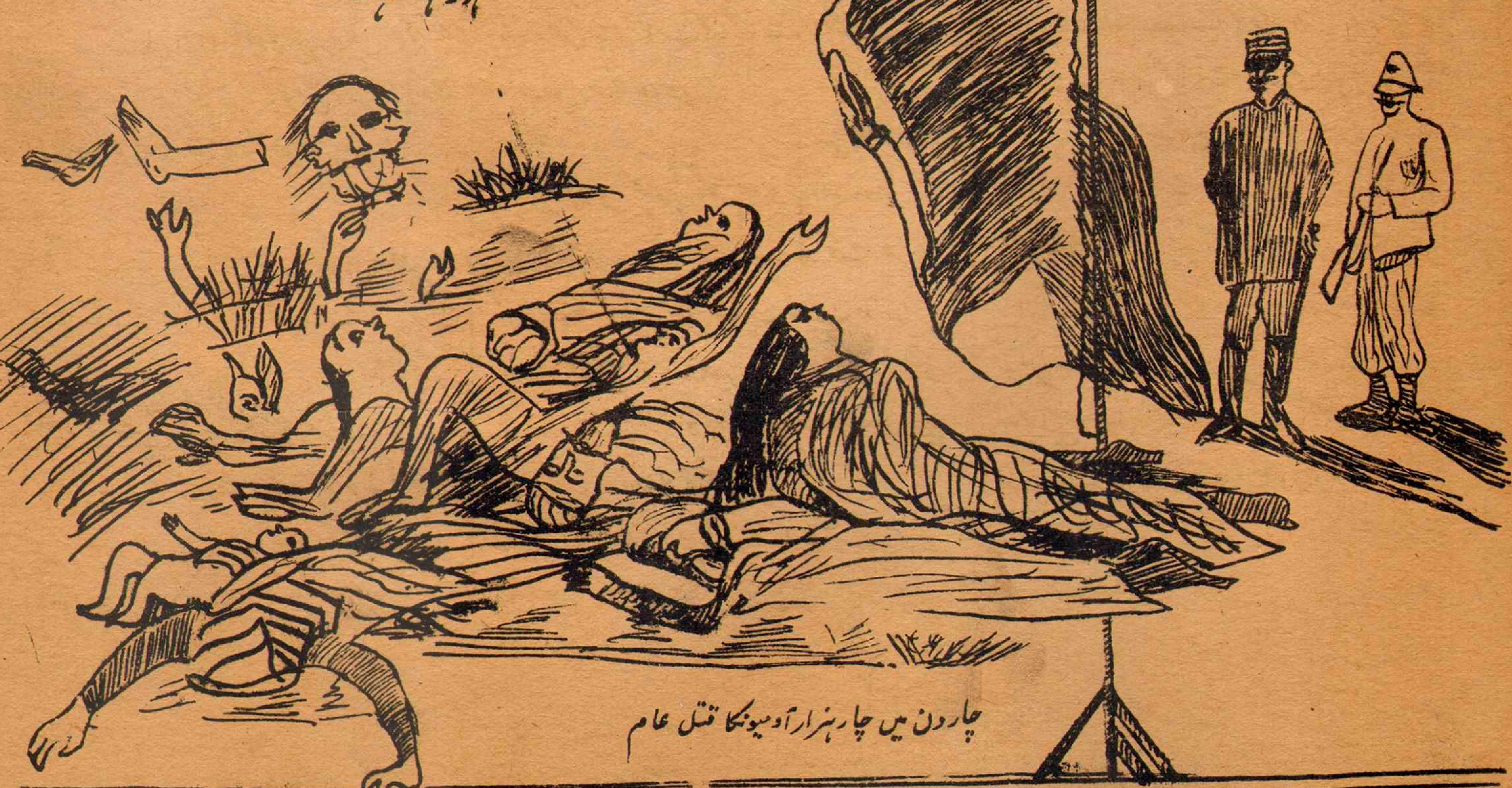

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا

KHILAFAT LIBRARY

نور بکڈپو کی نہایت ہی مفید کتابیں

سوانح عمری حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے سنہ ۱۴۶۹ء میں جبکہ نصرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان پر ظلمت کے گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے - ایسے دھندوکارہ میں ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندوؤں کے تمام عقائد باطلہ کا کھنڈن کرکے لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اس سوانحعمری کے تمام حوالے سکھ متباز کے گرنتھ اور اُن کی معتبر پستکوں سے لئے گئے ہیں یہ سوانح عمری قطعی محققانہ و مورخانہ پیرایہ میں لکھی گئی ہے - ۱۷۰ صفحہ کی کتاب ہے - چھپائی اعلیٰ کاغذ نہایت نفیس- قیمت ۸ر بہت تھوڑی جلدیں ہمارے پاس رہگئی ہیں - جلد خریدیں

سومنگلا

ایک مذہبی دلچسپ پُرلطف ناول جس میں روح و مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن - رد تناسخ - تناسخ کی لغویت تناسخ کی خوفناک سے خوفناک جدائیاں تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج ایسے کمال اور اور دلسوز پیرائے میں دکھلایا گیا ہے جسکو پڑھکر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں- طرز تحریر ایسا دلربا کہ ایک پرائمری کا طالب علم بھی لیکر بیٹھے تو بغیر ختم چین نہ آئے قیمت ۲ر بہت تھوڑی باقی رہگئی ہیں ہاتھوں ہاتھ اڑ گئیں - بہت جلدی خریدیں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا-

آریہ دھرم کا فوٹو

جس میں آریہ سماج کی کل مستند کتابوں کے حوالوں سے آریہ دھرم کا ہو بہو فوٹو کھینچ کر دکھلایا گیا ہے - اس آریہ مذہب کی عکسی تصویر کو دیکھ کر آریہ سماج کے کل کے کل اخبار نویس اور مذہبی پرچارک بھی لوٹ پوٹ ہوگئے قیمت صرف ۲ر ۵۰ جلدیں باقی ہیں

آریہ دھرم کا پول

جو درحقیقت اسم با مسمّی کتاب ہے اور جس کی خوبی صرف دیکھنے پر ہی منحصر ہے - قیمت صرف ۱ر

معیار صداقت (دھرم کی کسوٹی)

جس میں آریہ سماج کے مشہور پرچارک سوامی درشنانند کے چودہ سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں - جوابات ایسے محققانہ رنگ میں ہیں کہ خود سوامی درشنانند بھی پڑھکر دم بخود ہو گئے اصلی قیمت ۱ر رعایتی ۰

جھوک مہدی والی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پنجابی نظم میں نہایت عجیب کتاب ہے - پنجابی بولنے والے لوگوں میں تبلیغ سلسلہ احمدیہ کے لئے نہایت ہی مفید ہے قیمت صرف ۹ پائی

گوشت خوری

یہ ایک مدلل رسالہ ہے جو منشی برکت علی صاحب شملوی نے چھپوایا ہے گوشت کھانے کو عقلی و نقلی طور سے آریوں کے مقابلہ میں جائز ثابت کیا گیا ہے - لکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت صرف ۲ر

ثبوت واجب الوجود

ہستی باریتعالیٰ پر ایک دھریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی و نقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم سلیس اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے - قیمت صرف ۶ر

تدبیر

اس وہم کو ملک سے دور کرنے کے لئے کہ تدبیر اور کوشش و ہمت سے کچھ نہیں ہوسکتا ہے بحث تدبیر و تقدیر و توکل کو لطیف ناول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے - اور جملہ اعتراضات جو اس ادق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں بطرز فلسفیانہ حل کرکے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا ہے- اور بحث نہایت عجیب قابل دید ہے- اصلی قیمت ۱ر

بھارت پر کھش

نخل اسلام دھرمپال کا رجس نے اسلام و بانی اسلام پر محض جھوٹے و ناپاک الزام لگا کر اہل اسلام کی سخت توہین و دل آزاری کی ہے) محققانہ و مورخانہ و دنداں شکن جواب جس کا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ اس میں آریوں کے جملہ اعتراضوں کی کلیتاً تردید کی گئی ہے - اور کی جاسکتی ہے اور ویدوں میں جو عام طور پر تعلیم مخلوق پرستی کی موجود ہے اسکو صراحتاً ثابت کیا گیا ہے- قیمت صرف ۸ر

(مذکورالصدر کتب دفتر اخبار نور قادیان سے طلب کرو)

مفت مفت مفت مفت

سکھدا ایک انجن

یہ سرمہ اسم بامسمّی مفصلہ ذیل امراض چشم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - کچا موتیابند رتوندا (جسکو اوھرا آیا رات اندھا بھی کہتے ہیں) ککرے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا - غبار - پھولا - دھند - پانی جانا - ناخونہ - پڑوال - نزلہ - سرخی - خارش انجن ہاری سوجن وغیرہ بلکہ یہانتک تجربہ ہوچکا ہے کہ سالہا سال کے مریض جو اپنی بصارت کھو چکے تھے دیعنی صرف رات دن میں فرق کرسکتے تھے اس سرمہ کے استعمال سے ایشور نے اُن کو پھر روشنی بخشی اور چند روزہ دُکھتی ہوئی آنکھوں کو تو ایک منٹ میں آرام ہوجاتا ہے - اور یہانتک کہ عینک لگانیوالوں نے اس کے استعمال سے عینکیں اُتار دیں - اور اچھی عینک والے اگر استعمال کریں تو بڑھاپے تک بینائی قائم رہیگی - پھر کبھی عینک لگانے کی نوبت نہ آئیگی - ایک آنہ کے ٹکٹ برائے اخراجات محصولڈاک وغیرہ وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے۔ ملنے کا پتہ پبلک کا خیرخواہ مولچند اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمہ ٹرانسپورٹ محلہ لاہوریاں پشاور

KHILAFAT LIBRARY

مذہب اسلام یورپین نکتہ چینوں کے خیال سے

چیمبرز ان سکلوپیڈیا میں ایک آرٹیکل لکھنے والے نے مذہب اسلام کی نسبت یہ رائے لکھی ہے کہ " مذہب اسلام کا وہ حصہ بھی جس میں بہت کم تغیر و تبدل ہوئی ہے اور جس سے اُس کے بانی کی طبیعت نہایت صاف صاف معلوم ہوتی ہے اُس مذہب کا نہایت کامل اور روشن حصہ ہے۔ اس سے ہماری مراد قرآن کے علم اخلاق سے ہے۔ ناانصافی۔ کذب۔ غرور۔ انتقام۔ غیبت۔ استہزا طمع۔ اسراف عیاشی۔ بے اعتباری۔ بدگمانی۔ نہایت قابل ملامت کی گئی ہیں۔ نیک نیتی۔ فیاضی۔ حیا۔ تحمل صبر۔ بردباری۔ کفایت شعاری۔ سچائی۔ راستبازی ادب۔ صلح۔ سچی محبت اور سب سے پہلے خدا پر ایمان لانا اور اس کی مرضی پر توکل کرنا۔ سچی ایمانداری کا رکن اور سچے مسلمان کی نشانی خیال کی گئی ہے۔

یورپین علوم فنون کی تہ میں اسلامی ہاتھ

اُسی مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم اس بات پر عذر نہیں کر سکتے ہیں کہ اسلام نے تمام انسانوں کی بھلائی کے لیے کیا کیا۔ لیکن اگر نہایت ٹھیک ٹھیک کہا جاوے تو یورپ میں علوم و فنون کی ترقی میں اسی کا حصہ تھا۔ مسلمان علی العموم نویں صدی سے تیرہویں صدی تک وحشی یورپ کے لئے روشن ضمیر معلم کہے جا سکتے ہیں۔ خاندان عباسیہ کے خلفاء کے نہایت عمدہ زمانہ سے یونانی خیالات اور یونانی تہذیب کا از سر نو سرسبز ہونا شمار کیا جا سکتا ہے۔ قدیم علم ادب ہمیشہ کے واسطے بغیر کسی علاج کے مفقود ہو جاتا۔ اگر مسلمانوں کے مدرسوں میں اسکو پناہ نہ ملتی۔ عربی فلسفہ قدرتی چیزوں کی تواریخ۔ جغرافیہ علم تاریخ۔ صرف و نحو۔ علم کلام اور فن شاعری کی (جس کی تعلیم کے لیے اُستاد دیئے تھے۔) بہت سی کتابیں پیدا ہو گئیں۔ جن میں سے اکثر اُس وقت تک جاری رہینگی اور تعلیم دیجاویگی جب تک نسلیں تعلیم ہونے کے واسطے پیدا ہوتی رہینگی۔

اسلام نے دنیا میں سب سے پہلے مساوات کا جھنڈا بلند کیا

ایک جواب مضمون لکھنے والے نے جس نے یہ مضمون اختیار کیا تھا کہ اسلام ایک ملکی انتظام ہے جو مشرق مغرب میں جاری ہی" اسلام کی نسبت یہ لکھا ہے کہ اسلام نے بچہ کُشی کا انسداد کر دیا جو اُس زمانہ میں قرب و جوار کے ملکوں میں جاری تھی گو عیسائی مذہب نے بھی روکا تھا مگر اسلام کے برابر اُس کو کامیابی نہیں ہوئی اسلام نے غلامی کو موقوف کر دیا جو اس ملک کی پُرانی جاہلیت کی رسم تھی۔ اسلام نے ملکی حقوق کو برابر کر دیا اور صرف اُنھیں لوگوں کے حق میں انصاف نہیں کیا جو اُس مذہب کے معتقد تھے بلکہ اُن شخصوں کے ساتھ بھی برابر انصاف کیا جن کو اُس کے ہتھیاروں نے فتح کیا تھا۔ اسلام نے اُس محصول کو جو سلطنت کو دیا جاتا تھا گھٹا کر صرف دسواں حصہ کر دیا۔ اسلام نے تجارت کو تمام محصولات اور مزاحمت سے آزاد کر دیا۔ اسلام نے مذہب کے معتقدوں کو اس بات سے کہ اپنے مذہبی گروہ کو یا مذہبی کام کو جبراً روپیہ دیں۔ اور تمام لوگوں کو اس بات سے کہ غالب مذہب کو ہر ایک قسم کا چندہ دیں بالکل بری کر دیا۔ اسلام نے فرقہ فتحمند کے تمام حقوق مفتوحہ لوگوں میں سے اُن شخصوں کو دیدیئے جو اس مذہب کے پابند تھے۔ اُن کو ہر ایک قسم کی پناہ دی۔ اسلام نے مال کی حفاظت کی سود لینے کو اور خون کا بدلہ بغیر حکم عدالت کے لینے کو موقوف کیا۔ صفائی اور پرہیزگاری کی حفاظت کی اور ان باتوں کی صرف ہدایت ہی نہیں بلکہ اُن کو پیدا کیا اور قائم کر دیا۔ حرامکاری کو موقوف کر دیا غریبوں کو خیرات دینے اور ہر ایک شخص کی تعظیم کرنے کی ہدایت کی۔

بانیٔ اسلام نے بےنظیر کام کیا

وہی مصنف آگے چلکر لکھتا ہے کہ جو نتیجے اسلام سے ہوئے وہ اس قدر وقیق اور مستحکم ہیں کہ اُن کی تکمیل کر لینا تو درکنار ہم یقین نہیں کر سکتے کہ وہ انسان کے خیال میں بھی آ سکیں۔ اسی سبب سے بعوض اُس کے کہ اُس کی نسبت اس طرح دلیلیں کی جاویں جسطرح کہ سولن کے قانون یا نپولین کے فتوحات کے نتیجوں کے اندازہ کرنے میں کی جاتی ہے یا تو اُن کی نسبت یہ کہا جاوے کہ اتفاقیہ ہو گئے ہیں یا مجبوری زبانی مرضی کی طرف منسوب کیا جاوے باایںہمہ یہ نظم ایک شخص واحد نے کیا تھا۔ جس نے اپنے ملک کے تمام باشندوں میں اپنی روح پھونکدی اور تمام قوم کے دل پر نہایت تعظیم و تکریم کا خیال جو کسی انسان کے واسطے کبھی ظاہر نہیں کیا گیا۔ نقش کر دیا۔ جو سلسلہ قوانین اخلاق کا اُنھوں نے بنایا وہ اعلیٰ درجہ کی ترقی سے بھی اسی طرح موافق تھا۔ جیسا کہ ادنیٰ ترین لوگوں سے اور اُس سلسلہ نے ایک قوم سے دوسری قوم میں گذر کر ہر ایک قوم کو جس نے اُسکو قبول کیا ان قوموں اور سلطنتوں سے فائق کر دیا جن سے اُن کا میل ہوا۔

طامس کارلائل اور مذہب اسلام

طامس کارلائل نے جو اس زمانہ کی دُنیا میں نہایت نامور عالم ہیں اپنی کتاب میں جس کا نام "لیکچرز آن ہیروز" ہے اس مضمون کی نسبت جسپر ہم بحث کر رہے ہیں یہ رائے لکھی ہے کہ " اسلام کا عرب کی قوم کے حق میں گویا تاریکی میں روشنی کا آنا تھا عرب کا ملک پہلے ہی پہلے اُس کے ذریعہ سے زندہ ہوا۔ اہل عرب گلہ بانوں کی ایک غریب قوم تھے اور جب سے دنیا بنی تھی عرب کے چٹیل میدانوں میں پھرا کرتے تھے۔ اور کسی شخص کو اُن کا کچھ خیال بھی نہ تھا۔ اُس قوم میں ایک اولوالعزم پیغمبر ایسے کلام کے ساتھ جسپر وہ یقین کرتے تھے بھیجا گیا اب دیکھو کہ جس چیز سے کوئی واقف ہی نہ تھا وہ تمام

دنیا میں مشہور و معروف ہوگئی۔ اور چھوٹی چیز نہایت ہی بڑی بن گئی۔ اُس کے بعد ایک صدی کے اندر عرب کے ایک طرف غرناطہ اور ایک طرف دہلی ہوگئی۔ عرب بہادری اور عظمت کی تجلی اور عقل کی روشنی زمانہ ہائے دراز تک دنیا کے ایک بڑے حصہ پر چمکتی رہی۔ اعتقاد ایک بڑی چیز اور جان ڈالنے والا ہے۔ جس وقت کوئی قوم کسی بات پر اعتقاد لاتی ہے تو اُس کے خیالات بار آور اور روح کو عظمت دینے والے اور رفیع الشان ہوجاتے ہیں۔ یہی عرب اور یہی حضرت محمدؐ اور یہی ایک صدی کا زمانہ گویا ایک چنگاری ایسے ملک میں پڑی جو ظلمت میں کس مپرس ایک ریگستان تھا۔ مگر دیکھو کہ یہ ریگستان زور شور سے اُڑ جانے والے بارود ثابت ہوئے۔ نیلے آسمان تک اُٹھتے ہوئے شعلوں سے دہلی سے غرناطہ تک روشن کردیا

نور ہفتہ وار کب ہوگا؟

ہمیں شروع جنوری سے اکثر بہی خواہان ملت کے خطوط وصول ہورہے ہیں کہ شروع سال سے آپ نور کو ہفتہ وار کردیں ہیں ان دوستوں کا مشکور رہوں جو بہت جلدی نور کو ہفتہ وار دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔ سو ایسے مہربانوں کی خدمت میں ہماری یہ عرض ہے کہ ابھی نور کے ہفتہ وار کرنے میں دو امور مانع ہیں (۱) جب تک اسکی اشاعت ڈیڑھ ہزار ہوجاوے۔ ہم کسی صورت میں بھی نور کو ہفتہ وار کرنے کے لئے طیار نہیں ہیں۔

دوم عاجز ایڈیٹر نور بعارضہ آشوب چشم تقریباً سات ماہ بیمار رہا ہے اور ابھی تک بھی آنکھیں اپنی اصلی حالت پر نہیں آئیں جب تک ہمیں کلی شفا ہوجاوے ہم نور کو ہفتہ وار کرنے کے لئے طیار نہیں ہیں ؛

ہمارا ایمان ہے کہ جس اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسقدر صحت عطا فرمادی ہے وہ اپنے فضل سے ہمیں صحت کلی بھی عطا فرمائیگا۔ ناظرین دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کلی صحت عطا فرماوے۔ تاکہ آپ کا پیارا نور بجائے پندرہ روزہ کے ہفتہ وار کی صورت میں جلوہ گر ہو

KHILAFAT LIBRARY

حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی تقریر

جن لوگوں کو کبھی حضرت کی تقریر سننے کا موقع نصیب ہوا ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت کی تقریر مردہ دلوں کے لئے مسیحا کا کام دیتی ہے۔ آپکے انمولک بچنوں کا ہمارے ادھورے اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بیان ہونا ناممکن ہے۔ مگر محض اپنے دور اُفتادہ ناظرین کو کچھ خیال باندھنے کا موقع دینے کے لئے اس قدر عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ یہ تقریر جو نکات معرفت سے بھرپور ہے اسے جتنی دفعہ بھی پڑھا جائے اتنا ہی کم ہے:۔ (ایڈیٹر)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ اما بعد

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقتہٖ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ○ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کذالک یبین اللہ لکم اٰیتہٖ لعلکم تھتدون ○ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون ○ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینٰت واولئک لھم عذاب عظیم ○

تمہیدی کلمات

مجھے کل کسی نے کہا اور شاید دردسے تمہارے فائدہ کے لئے کہا ہو یا عادتاً کہا ہو کہ "تم کوئی تقریر کرو"۔ میرا ارادہ تھا کہ میں ہر روز درس دیتا ہوں۔ ان ایام میں اس درس ہی میں کچھ وسعت کرلونگا۔ اور اسے معمولی سے زیادہ وسیع کرکے سناؤنگا جب کہ حکم ہے کہ مہمان کے لئے اپنے کھانے میں اضافہ کرلو۔ اور اسے کسیقدر زائد اچھا اور ممتاز بناؤ میں نے اس حکم کی تعمیل میں مناسب سمجھا تھا کہ جو غذا میں کھاتا ہوں اور جس کے بغیر میری زندگی محال ہے اسے عمدہ طور پر کچھ زیادہ کرکے پیش کروں مگر ہر شخص اپنی اپنی لینے میں معذور ہوتا ہے۔ اگر کسی کو میٹھا پسند ہے تو کوئی نمکین کو پسند کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ جسمانی غذا تو تمہیں گھر میں شاید یہاں سے بہتر میسر آسکتی ہو اور یہاں بھی اس کے لئے تم آپ ہی انتظام کرنے والے ہو میں تمہیں وہ غذا دوں جو جسم نہیں روح کی سیری کا موجب ہوسکتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو اس خیال میں آج صبح میں نے سوچا کہ تقریر کیا ہوتی ہے؟ اسپر بہت سے معانی میرے دل میں آئے اگر میں انھیں ہی بیان کروں تو شام تک شاید وہ ختم نہوں۔ مجھے ایک عرب کا شعر یاد آگیا۔ اگرچہ مجھے شعر کہنے کی عادت نہیں کبھی کہتا ہوں تو دِقت سے کہہ سکتا ہوں۔ ہاں میں شعر کو سمجھ خوب سکتا ہوں اور یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ اور وہ یہ شعر ہے ؎

قالوا اقترح شیئًا نجد لک طبخہ
قلت اطبخوا جبۃ وقمیصا

ایک عرب سردی کے دنوں میں کسی کے گھر گیا اسپر گرم کپڑا کوئی نہ تھا۔ موسم تھا سرما کا۔ میزبان نے کہا کہ اگر آپ حکم دیں تو آپ کے لئے ویسا ہی کھانا پکوائیں۔ جو آپ پسند کرتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں میرے لئے گرم کپڑے پکوا دو۔

ایک میرا پیارا بچہ ہے اور مجھے بہت ہی عزیز ہے اس سے ذکر آیا کہ کوئی پیارا ہو اور گول چہرے کی تعریف کرے تو کس سے تشبیہ دے۔ کبھی چودھویں کے چاند سے اور کبھی سورج سے تشبیہ دے۔

ایک بڑے آدمی نے ایک مرتبہ شعرا کو حکم دیا کہ وہ گول چہرہ کی تعریف کریں۔ سب شعرا نے طبع آزمائیاں کیں

KHILAFAT LIBRARY

مگر ایک نے کہا کہ جیسے گول روٹی خوبصورت ہوتی ہے۔ اس رئیس نے فوراً سمجھ لیا کہ اس کو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا گیا۔ اس نے فوراً اپنے آدمی کو اشارہ کیا اور ملامت کی کہ ان کو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا۔ تب اس نے کہا کہ حضرت کھانا طیار ہے پہلے کھانا کھا لیں۔ غرض مجھے بھی عجیب عجیب جوش اُٹھتے ہیں۔ میں اس بچہ کو وہ ساری ذوق کی باتیں نہیں سناتا۔ اسوقت مجھے جب تقریر کے لئے کسی نے کہا تو پھر عجیب عجیب جوش اُٹھنے لگے۔ تو میں نے دل سے پوچھا کہ کونسی تقریر کروگے؟ تو اس نے جواب دیا کہ

اپنے پیارے کی پیاری کتاب پڑھدو

اللہ تعالیٰ نے ہی یہ بات میرے دل میں ڈالی۔ اور مجھے یہی پیاری لگی۔ کہ ایسی ہی تقریر میں بھی بیان کروں

آج کل کے سپیکروں کی حالت

دُنیا کے عجائبات ہیں اس وقت یورپ کی ہوا چلی ہوئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارادے سے یا ہمارے اعمال کے سبب سے چلی ہے۔ اس لئے لوگ یورپ کی ہر بات اور ہر ادا کو پسند کرتے ہیں۔ تقریر میں بھی اسی یورپین طرز کو پسند کرنے لگے ہیں۔ لیکچرار اپنے لیکچروں میں کئی امر مدنظر رکھتے ہیں۔ کبھی تو بہت سی ضرب المثلیں یاد ہوتی ہیں اور لیکچرار اپنے لیکچر میں اُنھیں ادا کرتا ہے۔ اور بڑے زور سے اپنے لیکچر کے دوران میں کہتا ہے جرمن میں یہ ضرب المثل ہے۔ فرانس میں یوں ہے۔ قدیم میکسن لوگوں میں یہ ضرب المثل ہے۔ انگریزی میں یہ فارسی میں وہ اور عربی لٹریچر میں فلاں۔ اردو میں اسطرح پر ہے۔ جب لیکچرار مختلف زبانوں کی ضرب المثلیں بیان کرتا ہے تو لوگ عش عش کرتے ہیں۔ اور حیران رہجاتے ہیں۔ لیکچرار سمجھتا ہے کہ میری زبان کا سکہ سننے والوں کے دل پر بیٹھ گیا ہے۔ میں بھی کبھی ایسے لیکچر کو پسند تو کرتا مگر

قلب پر اس کا کچھ اثر نہ تھا

اس لئے کہ بولنے والا صرف ولر بائی کرنا چاہتا تھا نہ کچھ اور۔ غرض بعض بولنے والے تو اس قسم کے ہوتے ہیں۔ اور بعض لطیف اشعار یاد رکھتے ہیں۔ اور موقعہ باموقعہ انھیں ایک ترتیب کے ساتھ پڑھتے جاتے ہیں۔ ہر شخص کو اس کی نیت کے ساتھ پھل مل جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں شعر میں ایک طاقت ہوتی ہے جو قلوب پر اثر ڈالتی ہے اس لئے کہ شاعر بھی اللہ تعالیٰ کا تلمیذ ہوتا ہے بعض اوقات اسے ایسی بات سمجھاتا ہے کہ اسے سن کر صوفی کو وجد ہو جاتا ہے۔ مگر خود شاعر کو اس کے سُننے سے وجد نہیں ہوتا اس لئے کہ اسے براہ راست ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات ملہمین کو بھی شعرا کے مصرعے اور اشعار ایک جگہ الہام ہوجاتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ کی وہ مراد ہوتی ہے۔ میں دور چلا گیا۔ میں سنانا چاہتا ہوں کہ مجھے کہا گیا کہ **تقریر کرو** ۔ مگر مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر

مجھے کیا پسند ہے؟ خدائی کتاب

کوئی چیز پیاری نہیں لگتی۔ ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں۔ ان سب میں مجھے خدا ہی کی کتاب پسند آئی۔ بایں ایک احمق نے بڑھ کر بات کہی ہو وہ مجھے کہتا ہے کہ تم جانتے ہو تمھارے سر کو چوٹ کیوں لگی۔ اور کیوں وہ کچلا گیا۔؟ بعض لوگ میرے سامنے بہت اونچی باتیں کرتے ہیں کہ شاید میں بہرا ہوگیا ہوں۔ وہ احمق اس چوٹ کی وجہ بتاتا ہے کہ تم نے ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں مگر قرآن شریف کو چھوڑ دیا اسواسطے **جزاءُ سیئة سیئة مثلها** کے موافق تمھیں بدلہ دیا اور تمھارا سر کچلا گیا۔ وہ احمق نہیں جانتا کہ میرا سر خدا ہی کے فضل سے بالکل محفوظ ہے۔ باوجودیکہ تم نے دیکھا کہ چوٹ لگی اور سال گذشتہ کے انھیں دنوں میں بچنے کی اُمید نہ تھی۔ کلوروفارم کے بدون بھی اس زخم پر جراحی عمل ہوا مگر ڈاکٹر و دوسرے لوگ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دماغ کی۔ کیسی حفاظت فرمائی۔ جو لوگ میری صحبت میں رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے زیادہ مجھے کوئی کتاب عزیز نہیں۔ اور میری غذا جس سے میں زندہ رہتا ہوں اللہ تعالیٰ ہی کی کتاب ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور محض فضل سے مجھے اس کتاب کی محبت اور اس کا فہم دیا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ یہ اس کا رحم ہے۔ کہ **اس کتاب کا فہم کرنیوالا پاگل نہیں دیکھا**۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میری دماغی قوتوں کی خود حفاظت فرمائی ہے۔ یہ اس احمق کو غلطی لگی جو وہ سمجھتا ہے میرا سر کچلا گیا۔

دوسری کتابیں کیوں پڑھی ہیں؟

میں نے دوسری کتابیں پڑھی ہیں اور بہت پڑھی ہیں مگر اس لئے نہیں کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں وہ مجھے پیاری تھیں بلکہ محض اسی نیت اور غرض سے کہ

قران کریم کے فہم میں معاون ہوں

قرآن شریف ہی میں یہ ارشاد ہے کہ **تعاونوا على البر والتقوىٰ**۔ پس میں نے اگر ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں یا پڑھتا یا پڑھاتا ہوں تو قرآن مجید کی اس آیت پر عمل کرنے کے لئے۔ اور اسبارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر عجیب عجیب انعام کئے ہیں۔ جو دوسروں کو سمجھ میں بھی نہیں آسکتے۔ کل ہی مجھے ایک کتاب ملی ہے اس کی نسبت مجھے الہام ہوا تھا کہ وہ ہندہ میں نہیں میں اللہ تعالیٰ کو تو **مالک السموات والارض** سمجھتا ہوں اس نے میرے لئے کیا کچھ نہیں کیا جو ایک کتاب مہیا نکردیتا۔ ایک سیاح اتفاقاً یہاں آگیا مجھے جرا سمجھتا ہے۔ میری نسبت پیشگوئیاں کی ہیں میں تو اپنے عشق میں پورا ہوں۔ (یاد رکھو عشق کا لفظ عادتاً بولتا ہوں۔ اس لئے کہ پچھلے بولتے ہیں ورنہ قرآن مجید میں یہ لفظ نظر نہیں آیا۔ ہاں حلیہ ابی نعیم سے ایک حدیث نکالی ہے کہ اس میں عشق کا لفظ آیا ہے مگر راوی روایت بالمعنی کرتا ہے)۔ غرض میں نے اپنے عشق کی وجہ سے جو مجھکو قرآن کریم کی خدمت اور فہم کے لئے کتابوں سے ہے اس کتاب کا ذکر اس سے کیا۔ اور

KHILAFAT LIBRARY

اور یہ بھی کہا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ ہند میں یہ کتاب نہیں اُس نے کہ ہاں ہند میں تو نہیں مگر سندھ میں ہے۔ میں تمھیں پہنچا دونگا۔ کل وہ کتاب اللہ تعالیٰ کے فضل سے عـ۵ کے وی پی میں میرے پاس پہنچگئی۔ اور میں نے اُس کو پڑھ بھی لیا۔ یہ سچ ہے کہ مجھے کتابوں کا شوق ہوتا ہے مگر

تعاونوا علی البر والتقوی کے رنگ میں

پس میں نیکی کے طور پر کتابیں پڑھتا ہوں اور تفسیریں بھی پڑھتا ہوں اور اس قدر پڑھتا ہوں کہ علی العموم دوسرے نہیں پڑھ سکتے۔ الاماشاء اللہ پرسوں

الہامی ترجمہ کا ضمناً ذکر

ایک شخص نے مجھے قرآن مجید کا ایک ترجمہ دیا۔ اسپر لکھا تھا کہ "الہامی ترجمہ" مجھے یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوا اور مجھکو ہمیشہ دکھ ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ پاک لفظ کو گندے معنوں میں لے لیتے ہیں مثلاً کلمہ تمام لڑکوں کو پڑھایا جاتا ہے کہ کلمہ لفظ مفرد کو کہتے ہیں۔ حالانکہ کلمہ کی یہ تعریف قرآن مجید کے خلاف ہے فرمایا ہے تمت کلمة ربك صدقا وعدلا پھر کیا صداقت عدل بھی کلمہ کی تعریف ہو سکتی ہے؟ کبھی نہیں۔

اصدق کلمة قال لبید الا
کل شیء ما خلا اللہ باطل

یہاں غالباً مسلمان ہی بیٹھے ہیں۔ ابھی ایک نام معاری مرید بھی بیٹھے ہیں۔ انہیں حضرت صاحب سے اور ہم سے اور ہمارے سلسلہ کے ساتھ ہی بڑی محبت ہے

غرض سب مسلمان جانتے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کلمہ کہتے ہیں۔ مگر اب اس لفظ کے معنے بگاڑ کر لفظ مفرد کا نام کلمہ رکھدیا جو صحیح نہیں اسیطرح بہت سے لفظ بگڑ گئے اور ان کے شرعی معنے چھوڑ دیئے گئے اور ان کی بجائے اور معنی تجویز کر لئے گئے جن کو سُن کر اور دیکھ کر مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے یہ مشکلات ہر زمانہ میں آئی ہیں اور ہم پر بھی آئی ہیں ان مشکلات کو زیر نظر رکھ کر

تفسیر کے متعلق میرا طرز عمل

محض تعاون علی البر کے لئے میں کتابوں اور تفاسیر کو پڑھتا ہوں۔ اور تفاسیر میں اُن کو مقدم کرتا ہوں جو مجھے قرآن کریم کا تذکرہ کرا دیں۔ اور ان میں اسطرح پر تفسیر کی ہو کہ ایک آیتہ کی تفسیر دوسری آیت سے ہو۔ اور پھر اس کے بعد میں اس تفسیر کو مقدم کرتا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک کلمات سے کی گئی ہو۔ ایک زمانہ مجھپر ایسا گذرا ہے کہ ایک تفسیر کے شوق میں میں بمبئی گیا۔ اور ایک دوست سے اس کے متعلق پوچھا اس نے کہا ہاں مل سکتی ہے۔ دوسرے دن جب میں اس دوست کے پاس گیا تو گو میں طالبعلم تھا تاہم اللہ تعالیٰ نے مجھے طالب علمی کے زمانہ میں بھی مالدار رکھا ہے۔ میں جیب میں کچھ روپیہ ڈال کر لے گیا۔ میں نے اس دوست سے کہا کہ وہ کتاب آئی ہے تو عطا کرو۔ اُنھوں نے کہا ہاں کتاب تو آگئی ہے۔ مگر اس کی قیمت پچاس روپیہ ہے۔ اس کتاب کے ساٹھ صفحہ ہیں اور ایک اسکا ضمیمہ ہے۔ اس کے ۵۸ صفحہ ہیں۔ میں نے کہا بہت اچھا لائیے۔ اور میں نے پچاس روپیہ کا نوٹ ان کے ہاتھ میں دیدیا۔ وہ بولے کہ وہ کتاب طبع

کتب کا شوق خدا نے کسطرح پورا کیا

شدہ ہے اور اسی شہر بمبئی میں چھپی ہے۔ میں نے کہا اچھا آپ اُنھوں نے وہ کتاب مجھے دی اور میں اُس کو لیکر فوراً اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور تھوڑی دیر کے لئے باہر چلا گیا۔ وہاں تیلی کی گلی مشہور ہے اور اس کا یہ واقعہ ہے۔ پھر میں اندر گیا۔ تو وہ حیران ہوا اور پوچھا کہ آپ باہر کیوں چلے گئے تھے۔ میں نے کہا فقہی بحث ہے کہ تجھیں بیع کے لئے تفارق جسمی بھی قول کے ساتھ ضروری ہے یا نہیں محدثین اور شوافع کا قول ہے کہ تفارق جسمی بھی ضروری ہے چنانچہ میں نے اسپر عمل کر لیا۔ اس لئے باہر گیا تھا تاکہ بالاتفاق کتاب میری ہو جاوے۔ میری ۵ ویں پشت میں میرے ایک دادا نے اس مسئلہ پر عمل کیا تھا میں نے اس کی سنت ادا کر لی۔

پھر اس نے پوچھا کہ کتاب کو بھی دیکھا میں نے کہا

جماد ے چند دیدم جاں خریدم

اس کتاب کا نام مجھے قدرت نے ہی سکھا دیا تھا۔ میں جب اس دوست کے پاس سے اُٹھنے لگا تو اس دوست نے کہا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں میں نے جواب دیا کہ آپ کی مہربانی ہے۔ تب اس نے کہا کہ اظہار محبت میں یہ پچاس روپیہ نذر کرتا ہوں میں نے کہا کہ میں ہوں تو طالب علم مگر میری جیب میں اب بھی روپیہ موجود ہے۔ اس نے بہرحال وہ پچاس روپیہ واپس کر دیا۔ اسطرح جب میں مدینہ طیبہ میں گیا تو ایک ترک کو مجھ سے محبت تھی اسنے

ناسخ و منسوخ کا مسئلہ کیسے حل ہوا

کہا کہ اگر کوئی کتاب آپ کو پسند ہو تو ہمارے کتب خانہ میں سے لیجایا کریں۔ گو ہمارا قانون نہیں ہے مگر آپ کے اس عشق و محبت کی وجہ سے جو آپ کو قرآن کریم سے ہے آپ کو اجازت ہے۔ میں نے کہا کہ مسئلہ ناسخ و منسوخ کے متعلق کوئی کتاب دو۔ اُنھوں نے مجھے ایک کتاب دی جس میں ۶۰۰ آیت منسوخ لکھی تھی۔ مجھے یہ بات پسند نہ آئی ساری کتاب کو پڑھا اور مزا نہ آیا۔ میں اس کتاب کو واپس لیگیا اور کہا کہ میں جوان آدمی ہوں اور خدا کے فضل سے یہ ۶۰۰ آیت یاد کر سکتا ہوں مگر مجھے یہ کتاب پسند نہیں۔ وہ بڑا بڈھا اور ماہر تھا اس نے ایک اور کتاب دی اور اس کا نام اتقان ہے۔ اور ایک مقام اس میں بتایا کہ جہاں ناسخ و منسوخ کی بحث ہے۔ خوشی ایسی چیز ہے کہ میں نے ابھی بچا ہوا والی کو پڑھا بھی نہیں۔ مگر گھر سے لایا اور اُس کو پڑھنا شروع کیا۔ اس میں لکھا تھا کہ ۱۹ آئتیں منسوخ ہیں

KHILAFAT LIBRARY

میں اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ گویا بادشاہ ہوگیا میں نے سمجھا کہ ۱۹ - یا ۲۱ - آیتیں تو فوراً یاد کر لونگا۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی مگر مجھے کچھ ایسا قلب اور علم دیا گیا تھا کہ اسپر بھی وہ کتاب مجھے پسند نہ آوے - آخر میں نے کہا کہ یہ بھی پوری خوشی کا موجب نہیں۔ پھر مجھے خیال آیا کہ پچاس روپیہ والی کتاب بھی تو پڑھ کر دیکھیں اس کو پڑھا تو اُنھوں نے لکھا کہ خدا تعالیٰ نے جو علم مجھے دیا ہے اس میں ۵ آیتیں منسوخ ہیں - یہ پڑھ کر مجھے بہت ہی خوشی ہوئی کہ اب کیا مشکل ہے میں نے جب ان پانچ پر غور کی تو خدا تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی کہ

ناسخ و منسوخ کا جھگڑا ہی غلطی ہے

کوئی پانسو چھ سو بتاتا تھا کوئی بیس اکیس کوئی پانچ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تو فہم کی بات ہے - اور میں نے یہ قطعی فیصلہ خدا کے فضل سے کر لیا کہ ناسخ و منسوخ کا علم صرف بندوں کے فہم پر ہے۔ ان پانچ نے سب پر پانی پھیر دیا - یہ فہم جب مجھے دیا گیا تو ایک زمانہ میں میں لاہور کے اسٹیشن پر شام کو اُترا بعض اسباب ایسے تھے کہ چینیاں والی مسجد میں گیا۔ میں شام کی نماز کیلئے وضو کر رہا تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے بھائی میاں علی محمد نے مجھ سے کہا کہ جب عمل قرآن و حدیث پر ہوتا ہے تو ناسخ و منسوخ کیا بات ہے۔ میں نے کہا کچھ نہیں۔ اگرچہ وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے (عالم مراد ہے ایڈیٹر) گو میر ناصر کے اُستاد تھے۔ اُنھوں نے اپنے بھائی سے ذکر کیا ہوگا۔ یہ اُن دنوں جوان تھے اور بڑا جوش تھا۔ میں نماز میں تھا اور وہ جوش سے اِدھر اُدھر ٹہلتا رہا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو کہا اِدھر آؤ۔ تم نے میرے بھائی کو کہدیا کہ قرآن میں ناسخ و منسوخ نہیں۔ میں نے کہا ہاں نہیں ہے۔ تب بڑے جوش سے کہا کہ تم نے ابو مسلم اصفہانی کی کتاب پڑھی ہے وہ احمق بھی قایل نہ تھا۔ میں نے کہا پھر تو ہم دو ہوگئے پھر اس نے کہا کہ سید احمد کو جانتے ہو مراد آباد میں صدر الصدور ہے۔ میں نے جواب دیا کہ میں رام پور لکھنؤ۔ اور بھوپال کے عالموں کو جانتا ہوں۔ ان کو نہیں جانتا۔ اِسپر کہا کہ وہ بھی قائل نہیں۔ تب میں نے کہا بہت اچھا پھر تین ہوگئے۔ کہنے لگا یہ سب بدعتی ہیں۔ امام شوکانی نے لکھا ہے کہ جو نسخ کا قائل نہیں وہ بدعتی ہے۔ میں نے کہا تم دو ہوگئے۔ میں ناسخ و منسوخ کا ایک آسان فیصلہ آپ کو بتاتا ہوں تم کوئی آیت پڑھ دو جو منسوخ ہو۔ اس کے ساتھ ہی میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ ان پانچ آیتوں میں سے کوئی پڑھ دے تو کیا جواب دوں۔ خدا نے تعالیٰ ہی سمجھائے تو بات بنے اس نے ایک آیت پڑھ دی میں نے کہا کہ فلاں کتاب جس کے تم بھی قائل ہو اس کا جواب دیا ہے۔ کہنے لگا ہاں۔ پھر میں نے کہا اور پڑھو تو خاموش ہوگیا۔ علماء کو یہ وہم رہتا ہے ایسا نہو ہتک ہو اس لیئے اس نے یہی غنیمت سمجھا کہ چپ رہے۔ بھیرہ میں ایک شخص نے نسخ کا مسئلہ پوچھا۔ اور میں نے اپنے فہم کے مناسب جواب دیا۔ اور کہا کہ پانچ کے متعلق میری تحقیق نہیں۔ تو اس دوست نے کہا آپ ان پانچ پر نظر ڈال لیں۔ میں نے تفسیر کبیر رازی میں بہ تفصیل ان مقامات کو دیکھا تو تین مقام مجھے خوب سمجھ میں آگئے۔ اور دو سمجھ میں نہ آئیں تفسیر کبیر میں اتنا تو لکھا ہے کہ شدت اور خفت کا فرق ہوگیا ہے۔ غرض میں ان کتابوں کو پڑھتا ہوں مگر تعاون علی البر کے لیئے۔ اس محبت اور جوش سے جو مجھے پیارے کی پیاری کتاب سے ہے۔ پھر میں ایک مرتبہ ریل میں بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا جیسے بجلی کوند جاتی ہے میں نے پڑھا کہ فلاں آیت منسوخ نہیں ہے۔ میں بڑا خوش ہوا کہ اب تو چار رہ گئیں۔ صرف ایک ہی رہ گئی بڑی بڑی کتابوں کا تو کیا ذکر میں چھٹ بھیتوں کی بھی پڑھ لیتا ہوں مگر اسی غرض تعاون علی البر کے لیئے اسطرح ایک میں وہ پانچویں بھی مل گئی۔ اور اسطرح خدا کے فضل سے مسئلہ ناسخ و منسوخ حل ہوگیا میرے دماغ کو اللہ تعالیٰ نے ترتیب کو محفوظ رکھنے والا بنایا ہے۔ اگرچہ مجھے اب بھی زخم ہے۔ مگر دماغ پر اس کے سبب سے صدمہ نہیں۔ اس لیئے میں اصل مطلب کی طرف آکر کہتا ہوں کہ میں تفسیروں اور کتابوں سے تعاون علی البر کر لیا کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ تھی کہ ہرچہ گیرد علتی علت شود کے موافق الفاظ کے معنی بگڑ گئے ہیں۔ ان میں سے کلمہ کے معنی سنائے جو درسی کتابوں کے نصاب میں بھی بگڑ گئے اور گورنمنٹ نے بھی غلطی ہی رہنے دی۔ اس طرح پر ایک لفظ الہام کا ہے۔ محجوب لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ جو دل میں آجاوے وہ الہام ہے۔ ان معنوں کو اتنا وسیع کیا کہ برہم ازم کے ماننے والوں نے تمام انبیاء علیہم السلام کو نعوذ باللہ جھوٹا کہدیا۔ کیونکہ وہ الہام کی حقیقت ہی نہیں سمجھتے اور اس کے ایسے مفہوم کو ایسا بگاڑا کہ نبی انھیں جھوٹے معلوم ہوئے اور کہدیا کہ نعوذ باللہ انبیاء علیہم السلام نے صرف لوگوں کے ڈرانے کے لیئے الہام کی عظمت بیان کی ہے ورنہ یہ معمولی بات ہے جو دل میں آجاتی ہے وہی الہام ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک بڑے آدمی کی بیٹے کتاب پڑھی وہ بات بات پر کہتا ہے ھذا الھمنی ربّی اور پھر لکھدیا کہ

زجبرئیل امین قرآن بہ پیغامے نخواہم

یہ برہموؤں کا مذہب ہے۔ پرسوں ایک شخص نے ایک ترجمہ دیا تھا لکھا تھا نعوذ باللہ الہامی ترجمہ ہے۔ ایک ہزار نسخہ چھاپا ہے خرید اجاوے میں نے محض اس خیال پر کہ ایک دوست لایا ہے۔ (میرے خیال میں درست ہے) اسکو پڑھ لیا۔ میں اپنے کسی دوست کو اجازت نہیں دیتا کہ اسکو پڑھے۔ یہ میرا پڑھنا تعاون علی البر کے طور پر ہے اس میں ما انزل علی الملکین میں ملکین کے معنے شیطان کیا ہے۔ اور وہیں یہ وہی ہے جیسے ہماری زبان میں لُچّے کو حضرت کہتے ہیں یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور خطرناک غلط ہیں۔ اگر ملک کا یہی ترجمہ ہے تو امنوا باللہ والملائکہ

KHILAFAT LIBRARY

کے کیا معنی ہونگے۔ ہمارا وہ دوست اس مجلس میں ہو تو اسپر غور کرے۔ کہ اس الہامی ترجمہ والے نے خدا سے ذرا بھی خوف نہ کرکے ہاروت ماروت کو شیاطین کہا ہے۔ اور اسپر اس کا نام الہام رکھا ہے۔ میں نے جب اس ترجمہ میں پڑھا تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پیچھے میں نے سمجھا کہ اس کے متعلق تبلیغ کردوں۔ اس لئے میں کھول کر کہتا ہوں کہ اس ترجمہ کو ہرگز ہرگز نہ پڑھو! ملک کا ترجمہ فرشتہ ہی ہے۔ اور حضرت کا ترجمہ بے ایمان کرنا یہ بھی جہالت کی بات ہے

الفاظ کے معانی میں محتاط رہو اور قرآن کریم کے فہم کے بعض گُر

پس تم کو چاہیئے کہ الفاظ کے معانی کرنے میں خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ اور قرآن شریف کے لفظوں کو مقدم کر لیا کرو۔ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے اول قرآن شریف ہی کو پڑھو اس کی آیات دوسری جگہ متواتر معنی بیان کرتی ہیں میںنے دیکھا کہ قرآن مجید جب ایک بات کہتا ہے تو بیس مقامات تک بھی اس کی تشریح کرتا ہے۔ دس جگہ اور سات جگہ تو عام ہے۔ کیونکہ سات کا عدد بھی کامل ہے۔ بعض آیات ایسی بھی ہیں کہ میں انپر سالہا سال غور کرتا رہا کہ قرآن شریف میں کہاں تشریح کی ہے اور پتہ نہ ملا۔ مگر خدا تعالیٰ نے جب وہ پردہ اُٹھایا تو دیکھا کہ سو سو جگہ تک بیان کیا ہے۔ پھر اس کے بعد دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملدرآمد میں دیکھو وہاں بھی قرآن کریم کی تفسیر ملیگی مثلاً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے الفاظ قرآن مجید میں آئے ہیں اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عملدرآمد تمھیں بتائیگا کہ ان الفاظ کا کیا مفہوم ہے۔ ہمارے بعض دوستوں کو بھی اس قسم کا ابتلا آیا تھا۔ کہ قرآن شریف میں نماز حج وغیرہ دکھاؤ۔ میں نے کہا کہ پہلے گھوڑے اور خچر میں امتیاز بتاؤ۔ پھر البغال والحمیر میں تفرقہ کرکے دکھاؤ۔ میں نے ان کے لئے بہت دعا کی۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کو سمجھ دی اور یہ ابتلا جاتا رہا۔

میں نے ان دوستوں سے کہا کہ جب تم بغال اور حمیر میں فرق کرنے کے لئے ان کو دیکھتے ہو تو کیوں تم اس شخص کی نماز نہیں دیکھتے جسپر قرآن نازل ہوا۔ ایک بات ابھی میری سمجھ میں آئی ہے کہ اگر قرآن مجید میں صلوٰۃ کی تفسیر ہوتی تو وہ بھی عربی میں ہوتی پھر ان لفظوں کے کئی کئی معنے کرتے اور کسقدر مشکلات پیدا ہوتیں۔ پھر ایک اور نکتہ ہے۔ جب میں رام پور میں طالبعلم تھا کسی مقلد نے غیر مقلد کو کہا کہ نذیر حسین کے کیا معنی ہیں۔ تو غیر مقلد طالب علم نے کہا اصل میں نذیر عبد حسین ہے لفظ عبد محذوف ہو گیا ہے۔ حالانکہ نذیر اُن کا نام تھا اور حسین کا لفظ باظہار قومیت شامل کیا گیا والّا اس طرح حذف مضاف سے عبد النبی بھی جائز ہو جاوے۔ کیونکہ بحذف مضاف عبد رب النبی ہو سکتا ہے۔ اور کہیں کنایۃ وغیرہ نکال کر خدا جانے کیا کیا معنی کرتے پس ہمارے مولانے کامل رحم۔ فضل سے نماز پڑھوا کر دکھا دی۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی نے دیکھ لی۔ حتیٰ کہ یہود و نصاریٰ و مجوس نے بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا۔ اب کسی اور معنی کی ضرورت نہیں نہ تقدیم تاخیر نہ کنایۃ نہ حذف محذوف

گجرات کے ضلع میں دتہ شاہی ایک قوم ہے وہ کام (شہوت) کرودھ (غضب) لوبھ (حرص) موہ (بیجا محبت) ہنکار (غرور) کو چھوڑنے کا نام ہی نماز رکھتے ہیں۔ یہاں ایک گلو سقہ ہے جب وہ جماعت میں نہ تھا تو کہتا تھا کہ یہ ہاتھ خود منارہ ہیں سر گنبد ہے۔ اور آپ نماز ہیں۔ غرض اس قسم کی بیہودہ توجیہیں پیدا کر لیجاتی ہیں۔

مسلمانوں پر یہ دکھ اور مصیبت کا وقت ہے۔

ایسے وقت میں یاد رکھو کہ قرآن کریم کی تفسیر قرآن شریف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملدرآمد سے کرو۔ اور پھر تمام اُمت میں مشترکہ رنگ کو دیکھ لو۔

پھر احادیث صحیحہ کو پڑھو ایک بڑی گندی قوم گذری ہے۔ جو احادیث کا انکار کرتی ہے ایک نے یہ گندا لفظ کہا اور بڑی جرأت سے کہا روات احادیث شیاطین ہیں۔ **وہ نہیں مریگا جب تک خود شیطان نہ بن لے۔**

وہ لوگ بڑے ہی محروم ہیں جو اس علم حدیث سے محروم ہیں۔ میں بچپن سے ۷۵ - ۷۶ سال کی عمر تک پہنچا ہوں اور میرا تجربہ ہے کہ

علم حدیث کے بغیر دین آتا ہی نہیں

تم ہی بتاؤ جسنے علم حدیث پڑھا ہے اس کی گواہی حدیث کے متعلق ماننی چاہیئے۔ یا اس کی جس نے یہ علم پڑھا ہی نہیں۔ پھر ایک اور طریقہ قرآن کریم کے فہم کا ہے جو میرے ہادی نے مجھے سمجھایا ہے۔ ایک بار حضرت مرزا صاحب کے حضور عرض کیا۔ کہ آپ کے طریق میں مجاہدات کیا ہیں؟ فرمایا اگر شوق ہو

فصل الخطاب لکھنے کیوجہ

ان مجاہدات کا جو ہمارے طریق میں ہیں تو ایک کتاب عیسائی مذہب کی رد میں لکھو میں نے جب اس کتاب کے لکھنے کا ارادہ کر لیا تو ایک مسیحی کو مقرر کیا کہ وہ جو اعتراض قرآن شریف پر رکھتا ہے لکھے اس نے ایک ہزار کے قریب اعتراض لکھ کر بھیجدیا میں نے اس کے اعتراضوں کو پڑھ کر ساری بائیبل کو کئی مرتبہ پڑھا۔ اور نوٹ کرتا گیا۔ (وہ بائیبل کسی نے اب چرالی ہے)۔ میں نے کل اعتراضات کے الزامی جواب نوٹ کر لئے۔ اور پھر حقیقی جوابات کی طرف متوجہ ہوا تو بعض اعتراضوں کے جواب سمجھ میں نہ آئے۔ میں نے مرزا صاحب سے عرض کیا کہ بعض اعتراضوں کے جواب حقیقی نہیں ہو سکتے۔ تو یا تو ان اعتراضات کا ذکر ہی نہ کریں۔ یا الزامی جواب دیکر خاموش ہو جائیں۔ میرا ایک دوست تھا اللھم اغفرہ وارحمہ مولوی عبدالکریم نامی اُنھوں نے کہا کہ الزامی جواب پسند نہیں۔ میں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا آپ کی عادت تھی کہ آپ ہنستے ہنستے کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے۔ یہ سنکر فرمایا کہ **بڑی ناانصافی کی بات ہے**

کہ جس بات کو آپکا قلب نہیں مانتا تو دشمن کو وہ کیونکر منوا ئینگے۔ اس بات کو سنکر میرا اعتقاد آپ کی نسبت بہت بڑھگیا۔ کہ جب تک اس کا قلب مطمئن نہیں ہوتا یہ بات کرتا ہی نہیں۔ اور مجھے بزور کہا کہ یہ بے انصافی ہے کہ جس بات کو خود نہ سمجھو دوسروں کو منواؤ۔ میں نے سمجھا کہ اس کا ایمان بڑا عجیب ہے اور یہی وجہ ہے جو ایک بات کو بیسوں مرتبہ بیان کرتا ہے۔ میں یہ سن کر خاموش ہوگیا اور دل میں آیا کہ پھر کیا کریں۔

جب اُٹھنے کے قریب ہوئے تو فرمایا کہ جو مقامات حل نہیں ہوتے اُن کو خوشخط لکھ کر سامنے لٹکا لو۔ جب آمدرفت کے وقت اُن پر نظر پڑے تو دعا کرو چند روز کے بعد انشاءاللہ حل ہوجاوینگے۔ میں ان ایام میں **صوفیت** سیکھتا تھا۔ میں نے سوچا کہ خوشخط لکھنا اور سامنے لٹکانا تو مشکل کام ہے اس لئے دل ہی میں لٹکا دو یہ میرا اپنا ذوق تھا۔ اب بھی یہ گر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ جو آیت سمجھ میں نہ آوے اُس کو خوشخط لکھ کر سامنے لٹکا دو اور دعا کرتے رہو۔ اللہ کے فضل سے حل ہو جائیگی۔ غرض میں نے ان سوالات میں سے بعض کو اپنے دل پر لٹکا دیا اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں حل کردیا انہیں سوالوں میں سے والفجر اور والنجم کی تفسیر ہے۔ جو میں نے لکھی ہے۔ اگر کوئی چاہے تو وہ سوال موجود ہیں اس کے حوالہ کرسکتا ہوں۔ غرض تم کو کوئی آیت سمجھ میں نہ آوے تو اس طریق سے کام لو۔ اور جناب الٰہی میں گر پڑو کہ تیری کتاب ہے میری فہم میں نہیں آتی۔ دعاؤں میں لگے رہو اور منتظر رہو کہ کب اللہ تعالیٰ انکشاف ہوجاتا ہے کیا میں نے اس موقعہ پر اپنے معانی کو ترجیح دی ہے۔ یا کسی تفسیر کی سپارش کی ہے۔ یہ چوتھا مرتبہ بتاتا ہے کہ قلب مطہر لیکر جناب الٰہی میں گر جاؤ۔ یہ اصول ہیں فہم قرآن کریم کے لیے بات کچھ اور شروع کی تھی اور ذوق میں کہاں تک چلی گئی۔

پہلی نصیحت۔ متقی بنو اور مسلم مرو

میں نے یہ آیت پڑھی ہے یاایھاالذین امنوا اتقوا اللہ حق تقتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون

یاد رکھو آج کا دن کل کے دن کی آمد کی طیاری کر رہا ہے۔ اس وقت شام کی طیاری ہو رہی ہے۔ یہ وقت جب تک نہ گذر جائے شام نہوگی۔ مرتے وقت غشی بھی ہوتی ہے طب والے کہتے ہیں کہ اُس وقت غشی کی حالت ہوتی ہے۔ جبکہ گھر والے پکارتے ہیں کہ تم نے مجھے پہچانا ہے۔ مرنے والا سمجھتا ہے مگر کہتا کچھ نہیں۔ اس وقت وہ اسی غشی کی حالت میں ہوتا ہے۔ پس جبکہ انسان کی زندگی کا ہر لحمہ موت کے قریب کر رہا ہے تو انسان کو چاہیئے اس کی تیاری کرے۔ اس لئے اس آیت میں یہ ہدایت کی ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور ایسا تقویٰ جو تقویٰ اللہ کا حق ہے۔ اور یاد رکھو کہ تمہیں ایسی حالت میں موت آوے کہ تم مسلمان ہو۔ چونکہ انسان کو معلوم نہیں کہ موت کی گھڑی کس وقت آجاوے اس لئے اس آیت پر عمل درامد اسی حالت اور صورت میں ہوسکتا ہے کہ انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار رہے اور کامل متقی ہو۔ تقویٰ اللہ کیا ہے؟ عقائد صحیحہ ہوں اور ان عقائد کے موافق اعمال صالحہ ہوں۔ تقویٰ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان دکھوں سے بچ جاتا ہے۔ اور سکھوں کو پالیتا ہے۔ متقی اللہ تعالیٰ کا محب ہوتا ہے۔ متقی کو تمام تنگیوں سے نجات ملتی ہے اسکو من حیث لایحتسب رزق ملتا ہے متقی کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ متقی کے دشمن ہلاک ہوتے ہیں۔ اور وہ مقابلہ دشمن میں ممتاز ہوتا ہے۔ متقی پر آئی علوم کھولے جاتے ہیں۔ پس میں پہلی نصیحت یہی کرتا ہوں کہ متقی بنو۔ **متقی بنو** ہاں اللہ تعالیٰ کے لئے متقی بنو۔ اور تم اللہ تعالیٰ کے سچے فرمانبردار بن جاؤ۔ اور اسی **فرمانبرداری** پر تمھارا خاتمہ ہو۔ یہ فرمانبرداری **عجیب نعمت ہے** ابوالملتہ ابراہیم علیہ السلام پر تمام برکتیں اسی فرمانبرداری کی وجہ سے نازل ہوئیں۔ اذقال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین۔ اسی لئے تم بھی اگر برکات سماوی سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہو تو متقی بنو اور تقویٰ کی حقیقت سچے مسلمان میں پیدا ہوتی ہے پس تم بھی **مسلم** بنو اور مرتے وقت تمھارا خاتمہ اسلام پر ہو۔

دوسری نصیحت حبل اللہ کو پکڑو اور تفرقہ نہ کرو

پھر فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ حبل اللہ کو مضبوط پکڑو اور سب کے سب مل کر مجموعی طاقت سے حبل اللہ کو پکڑو۔ اور تفرقہ نہ کرو۔ یہ **آیت** میں آج تم پر تلاوت کرتا ہوں۔ اور پھر سناتا ہوں۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ تم خدا کی حبل کو ملکر مضبوط پکڑے رکھو اسے چھوڑو نہیں اور اس سے جدا نہو۔ اور نہ باہم تفرقہ کرو۔ ایک مرتبہ مجھے مدرسہ میں لڑکوں کو وعظ کرنے کے لئے کسی نے کہا میں نے اس سے پہلے رسہ کشی کی کھیل نہ دیکھی تھی اس روز لڑکے رسہ کشی کا کھیل کھیل رہے تھے۔ ہر ایک طرف کے لڑکوں نے بڑا زور لگایا۔ اور وہ کہتے تھے مل کر زور لگاؤ۔ جس طرف کے لڑکوں نے کمزوری دکھائی وہ ہار گئے۔ اس وقت مجھے اس آیت کی تفسیر

KHILAFAT LIBRARY

معلوم ہوئی - دین اسلام میں یہ رسہ جسکو حبل اللہ کہا گیا ہے - قرآن مجید ہے - آریہ - برہمو - سناتن - مسیحی - دہریہ - ملحد بھی اس رسہ کو زور سے کھینچ رہے ہیں اور اور زور لگا کر اپنی طرف لیجانا چاہتے ہیں - دوسری طرف تم نے اس حبل اللہ کو پکڑنے کا دعوی کیا ہے پس تم اس دعوی کو بلا دلیل نہ رہنے دو - اور پوری طاقت وہمت اور یک جہتی سے اسکو پکڑ کر زور لگاؤ (ایسا نہو کہ وہ مخالفین اسلام اسی رسہ کو لیجائیں (خدا نکرے ایسا ہو) اس رسہ کو مضبوط پکڑے رہنا کا مطلب یہی کہ قرآن مجید تمہارا دستور العمل اور ہدایت نامہ ہو تمہاری زندگی کے تمام مرحلے اس کی ہدایتوں کے ماتحت طے ہوں تمہارے ہر ایک کام پر حرکت وسکون میں جو چیز تم پر حکمراں ہو وہ خدا تعالی کی یہ پاک کتاب ہو جو شفا اور نور ہے

یاد رکھو دنیا کے مدرسہ میں وہی کامیاب ہونگے جو حبل اللہ کو ہاتھ سے نہ دینگے - اور مل کر زور لگائینگے اس وقت بہت بڑی ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں عملی زندگی پیدا ہو - اور ان کے تفرقہ مٹ جاویں میں پھر تمہیں اللہ کا حکم پہنچاتا ہوں - سنو! اور غور سے سنو!

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

تفرقہ مت کرو

دیکھو! تفرقہ نکرو - اگر تفرقہ کروگے تو جانتے ہو - اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یہ حبل اللہ تمہارے ہاتھ سے نکل جاویگی - اور اس کے ساتھ ہی تم بھی بودے ہو جاؤگے - خدا تعالی فرماتا ہے ولا تنازعوا فتفلشوا وتذہب ریحکم تنازعہ کروگے تو بودے ہو جاؤگے - اور تمہاری ہوا نکل جائیگی - پھر تمہارا جمع جتھا ٹوٹ کر قوت منتشر ہو جائیگی اور دشمن تم پر قابو پالینگے - ہاں اگر تنازعہ پیدا ہو تو اس وقت تمہیں صبر سے کام لینا چاہیئے - اللہ تعالی نے بھی ارشاد کیا ہے کیونکہ جب جھگڑا پیدا ہوتا ہے تو ایک طرف غضب آتا ہے - اگر دوسری طرف سے اس غضب سے کام لیا جاوے تو نتیجہ اس کے سوا نہیں ہوگا کہ پھر اللہ تعالی کے غضب کے نیچے آکر ہلاک ہو جاؤگے - پس ایسے موقعہ کے لئے محض اپنے کرم اور غریب نوازی سے یہ تعلیم دی کہ صبر کرو - اگر صبر سے کام لوگے تو نتیجہ کیا ہوگا - ان اللہ مع الصابرین - تنازعہ کے باطل کرنے کا یہی طریق ہے کہ صبر سے کام لو - انسان جب صبر کرتا ہے تو ایک نور اس کے قلب پر اترتا ہے جس سے اسکو سکینت اور اطمینان حاصل ہو جاتا ہے - اور وہ جوش کی آگ جو اس کے اندر بھڑکنے والی تھی بالکل ٹھنڈی ہو جاتی ہے - ان اللہ مع الصابرین - کا خدا تعالی کی محبت اسطرح اپنا کام کرتی ہے اور پھر جب کے ساتھ خدا ہو اس کی کامیابی اور فتح میں کیا کلام

خدا داری چہ غم داری

انسان خدا کی محبت اگر چاہتا ہے تو اس کے لئے لازمی شرط ہے کہ متقی ہو اور پھر صبر کرے مگر تم دیکھو کہ تم میں ادنی ادنی باتوں میں تنازعہ ہو جاتا ہے یہاں ہمارا بازار ہے - کتنی دوکانیں ہیں - ان میں کتنا سودا ہے - میں تو جانتا ہوں اس کا نام بازار رکھنا بھی شرم ہے - بہر حال جو کچھ بھی ہے ان گنتی کے دوکانداروں میں ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ جو سودا اس نے رکھا ہے کوئی دوسرا نہ رکھے - اور اسے ہی سارا نفع ہو - پھر جگہ پر جھگڑا ہوتا ہے - مجھے یہ جگہ ملے - دوسرا کہتا ہے مجھے دو - میں حیران ہوتا ہوں کہ یہ کیا کرتے ہیں کیا ان کی غرض اتنی ہی ہے پس وہ مجھ سے پوچھتے تو میں انھیں بتاتا - کہ اگر تم نفع چاہتے ہو تو خدا پر بھروسہ کرو - کسی دوکان یا کسی سودے کو اپنا خدا نہ بناؤ - ان پر بھروسا کروگے تو ہلاک ہو جاوگے - نہ دنیا ہی کا فائدہ ہوگا اور دین بھی ہاتھ سے جائیگا - نفع دینا اللہ تعالی ہی کا کام ہے - اور یہ اس کے فضل سے ملتا ہے - تدبیر کرو مگر اپنی تدبیروں کو خدا نہ سمجھ لو - اور اسپر بھروسہ نکرو

نوٹ نکات رائیں

KHILAFAT LIBRARY

فی صدی ایک بھی آریہ سماجی وید کو نہیں پڑھتا

مہاشہ دھرمپال جی اندر میں لکھتے ہیں کہ آریہ سماج میں جو شخص داخل ہوتا ہے اس سے اسبات کا اقرار لیا جاتا ہے کہ وید کو پڑھنا پڑھانا آریوں کا پرم دھرم ہے - (یعنی فرض اولی ہے) مگر صورت حال قطعی اس کے برعکس ہے - چنانچہ دھرمپال جی اس امر کو بدیں الفاظ آگاہ کرتے ہیں - "کیا ہم آریہ سماجیوں کے گھروں میں ٹھیک اسی طرح ویدوں کا پاٹھ ہو رہا ہے جس طرح عیسائیوں کے ہاں بائیبل کا یا مسلمانوں کے ہاں صبح کے وقت قرآن شریف کا مطالعہ کیا جاتا ہو - لیکن یہ محض ایک فرضیت کا نقشہ ہے - اگر ہم واقعات کی بنا پر بحث کرنے لگیں تو ہمیں بالکل اس کے برعکس نظارہ دیکھنے میں آئیگا - اگر یہ کہا جائے کہ فیصدی ایک بھی آریہ سماجی مشکل سے ایسا نکلیگا جو ویدوں کا مطالعہ براہ راست تو ایک طرف رہا سوامی دیانند کے بھاشیہ کا بھی باقاعدہ مطالعہ کرتا ہو تو اس میں کسی قسم کا مبالغہ نہیں ہوگا یا دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ تمام آریہ بھائی جو آریہ سماج میں داخل ہوتے وقت اس کے اصولوں پر دستخط کرتے ہوئے ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا اپنا دھرم تسلیم کرتے ہیں لیکن اپنے اس پلج یا اقرار نامہ کو ایک دن کے لئے بھی پورا نہیں کرتے وہ گویا اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ وہ آریہ سماج کے اس اصول کو اتنی بھی وقعت نہیں دے سکتے جتنی کہ ایک معمولی دوکاندار اپنی بہی کھاتہ کی کتاب کو وقعت دیتا اور روزمرہ اس کی جانچ پڑتال کرتا رہتا ہے" (نور) تو پھر کیا مذہب یا دھرم زبانی جمع خرچ کا نام ہوا؟ +

مہاراجہ بڑودہ اور کرشن ورما

آجکل اخبارات میں مہاراجہ

بڑودہ کی نسبت مختلف چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں چنانچہ یورپ کے مشہور و معروف اخبار لندن ٹائمز نے یہ لکھا ہے کہ مہاراجہ بڑودہ جب سنہ ۱۹۱۰ء میں یورپ آئے تو اُنھوں نے کرشن ورما جیسے انارکسٹانہ خیالات کے لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے سے بھی احتراز نہیں کیا۔ ہماری دعا ہے کہ یہ الزام غلط ثابت ہو تا کہ ایک دیسی راجہ کی وفاداری میں فرق نہ آوے۔ مگر ایسے موقعہ پر عموماً مخلوق یہ کہا کرتی ہے۔ ع

تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا

جڑوں پر کلھاڑ رکھدیا

لالہ بانکے دیال ایڈیٹر جھنگ سیال

مہاشہ دھرمپال کی نسبت لکھتا ہے۔ "پرماتما جانے وہ کونسی گھڑی تھی جب آریہ سماج نے عبد الغفور نامی ایک مسلمان کو شدھ کر کے آریہ سماج میں داخل کیا اور نہ صرف داخل کیا بلکہ ایسی پدوی دیدی جس کے وہ مطلقاً لائق نہیں تھا۔ وہ عبد الغفور جو مسلمانوں سے نکلکر دیو سماجی بنا۔ اور دیو سماجیوں سے روٹھ کر آریہ سماج میں داخل ہوا اُس سے یہ اُمید کرنا فاش غلطی تھی کہ وہ آریہ سماج کے لئے فائدہ مند ہوگا۔؟ دھرم پال کی ترک اسلام اور تہذیب الاسلام دو ایسی کتابیں تھیں جنھوں نے ہندوستان بھر کے امن و امان کے خرمن پر چنگاری پھینک دی۔ اور یہ آگ آج تک بجھنے میں نہیں آئی۔ ہم مانتے ہیں کہ آریہ سماج نے بھی دھرمپال کی ان کرتوتوں کو سراہا اور اُس کی یاوہ گوئیوں پر خوش ہوا۔ لیکن یہ اُس کی ایسی ہی غلطی تھی جیسے کہ بلا سوچے سمجھے اُسے شدھ کرنا۔ اور اس جبلی عادت پر غور نہ کیا جانا۔ دھرمپال کی شرارتوں سے آریہ سماج خوش رہا اور یہ معلوم نہ کیا کہ **دھرمپال اُس کی جڑوں پر کلھاڑا رکھنے کی تیاریوں میں ہے۔**

KHILAFAT LIBRARY

اب بیچارے دھرمپال کو تو بے نقط سنائی جا رہی ہیں مگر یہ نہیں سوچا جاتا کہ ہندوستان کے امن و امان کے خرمن کو حقیقت میں کس نے چنگاری رکھی۔ ترک اسلام وغیرہ پہلے شائع ہوئی تھی یا ستیارتھ پرکاش۔ کیا لالہ بانکے دیال سنجیدگی سے اس کا جواب دیگا۔ مہاشہ دھرمپال نے تو پھر بھی اپنی غلط پالیسی سے توبہ کر کے اپنی کل ایسی کتابوں کو اگنی کی بھینٹ کر دیا ہے۔ کیا آریہ سماج بھی ستیارتھ پرکاش کے اس حصّہ کو جس میں مختلف مذاہب کے ہادیوں کو بُرا بھلا کہا گیا ہے الگ کرنے کے لئے طیار ہے۔ مہاشہ بانکے دیال گریبان میں منہ ڈال کر جواب دیں۔

پرکاش کا سارٹیفکٹ مہاشہ دھرمپال کو

آریہ سماج کی ہوا کے رُخ کو پہچانکر قدم اُٹھانے والا پرکاش "دھرمپال نے پھر شرارت اُٹھائی" سرخی دیکر لکھتا ہے۔ کچھ مہینوں کی خاموشی کے بعد دھرمپال نے پھر شرارت اُٹھائی ہے اور اپنی ماہواری رسالہ "اندر" کو جو اس وقت آخری لمحوں پر ہے ہفتہ وار نکالنا شروع کیا ہے پہلا پرچہ ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک گروکل کانگڑی کے خلاف ہے۔ دھرمپال کی دیدہ دلیری کو دیکھ کر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وہ اس وقت تک آریہ سماج کو اپنے ساتھ سمجھتا ہے۔ ہرگز نہیں وہ جانتا ہے کہ آریہ سماج اسکو شمہ بھر بھی وقعت نہیں دیتا۔ لیکن وہ تباہ ہونے پر تلا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ تباہ ہونے سے پہلے اگر آریہ سماج کو نقصان پہنچا سکوں تو پہنچا دوں۔ چنانچہ اس خواہش کا اظہار بھی اُس نے کئی جگہ کیا ہے لیکن دھرمپال آریہ سماج اور گوروکل کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ اگر بھیم سین اُس کا کچھ نہ بگاڑ سکا تو یہ کیا بگاڑیگا۔ ہاں کچھ دنوں کے لئے چرچا رہ سکتی ہے سو وہ بھی جلد ختم ہو سکتی ہے

سرسری نظر سے دیکھنے سے اس امر کا پتہ لگتا ہے کہ دھرمپال کی ساری کوشش دھرمپال مہاتما منشی رام اور اُن کے لڑکوں کو نقصان پہنچانے پر خرچ ہو رہی ہے۔ اور اس غرض مدد کے لئے اُس نے چند آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے ان شخصوں کی حالت بھی کیسی قابل رحم ہے جو دھرمپال جیسے گرے ہوئے شخص کی امداد کے محتاج ہیں۔ اس شخص کا سہارا لیکر اُن کی اگر کوئی شکایت واجب تھی بھی تو اسپر بھی اُنھوں نے پانی پھیر دیا۔ تعجب ہے کہ دھرمپال یہ سب کچھ کرتا ہے اور بتاتا یہ ہے کہ وہ ویدوں کی رکھشا کرتا ہے۔ حالانکہ سردار ام سنگھ ایڈیٹر لائل گزٹ سے اسنے ایک سو روپیہ ویدوں کی مٹی خراب کرنے کے اقرار پر لیا ہے۔ جس کی رسید اُس کے رسالہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اور اس بات کے ہم معترف ہیں کہ اُس نے حق نمک خوب ادا کیا۔ کیونکہ اُس نے ویدوں کے متعلق بہت سی لایعنی باتیں اپنے رسالہ میں لکھدیں۔"

افسوس پرکاش نے یہ تو لکھدیا کہ دھرمپال جھوٹے الزام لگاتا ہے اور لایعنی باتیں اپنے رسالہ میں لکھتا ہے مگر کسی بات کی تردید تو نہ کی۔ بہتر ہوتا کہ پرکاش مہاشہ دھرمپال کی اُن باتوں کی تردید کر دیتے تا کہ پبلک غلط فہمی میں آنے سے بچ جاتی۔

چیلنج اور انعام

مہاشہ دھرمپال لکھتے ہیں کہ:۔ "رشی دیانند کے یجر وید بھاشیہ کا اُردو ترجمہ شروع کرنے سے پیشتر بعض خودغرض اصحاب نے یہ شور مچایا تھا کہ ہم سوامی دیانند کے ترجمہ کی آڑ میں ویدوں کی تخریب کر رہے ہیں ہم نے ایسے اصحاب کو کھلا چیلنج دیا تھا کہ وہ ہمارے اس ترجمہ سے اپنی اس بیہودگی کا ثبوت دیں۔ مگر کسی نے آجتک حوصلہ نہیں کیا۔ آج ہم پھر چیلنج دیتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ہمارے ترجمہ میں کوئی اس قسم کی غلطی نکال دے جس سے ویدوں کی مذمت ہوئی ہو۔ یا ہم نے ملاوٹ کی ہو تو ہم نہ صرف اس غلطی ہی کو درست کرینگے بلکہ غلطی نکالنے والوں کو فی غلطی ایک پائی کے حساب سے انعام

KHILAFAT LIBRARY

دینگے - یہ نادر موقع ہے جو شخص چاہے فائدہ اُٹھا سکتا ہے"

کیا مہاشہ پرکاش دھرمپال پر ویدوں کے غلط ترجمہ کا الزام لگانے والا اس چیلنج کو منظور کر کے خم ٹھونک کر میدان میں آئیگا؟

لالہ ہنسراج جی کا استعفا

لالہ ہنسراج صاحب پرنسپل دیانند کالج اپنی پچیس سالہ خدمت کے بعد اب کالج سے الگ ہونا چاہتے ہیں ہم باوجود آریہ سماج کے بعض کاموں سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ شریمان لالہ ہنسراج صاحب نے اپنے گھر سے کھا کر اور تن - من - دھن سے پچیس سال دیانند کالج لاہور کی سیوا کر کے یا اپنی عمر کا بہترین حصہ دھرم پر قربان کر کے مذہبی دنیا کو یہ بتلا دیا ہے کہ قربانی اسکو کہتے ہیں کالج کو لالہ ہنسراج جی کا نعم البدل ملنا مشکل ہے

بھانڈا پھوٹ گیا

گرو کل کا بنیادی پتھر رکھتے وقت جو مہاتما پارٹی کے لیڈر لالہ منشی رام جی نے زمین و آسمان کے قلابے ملائے تھے وہ قریب قریب مذہبی دنیا کو فراموش نہیں ہوئے ہونگے - گوروکل کے عظیم الشان انسٹی ٹیوشن قائم کرنے کے لئے لوگوں کو یہ سبز باغ دکھلائے جاتے تھے کہ اس گوروکل سے گوتم کنا دو پتنجلی جیسے مہابیر اور ویدوں کے عالم بے بدل نکلینگے جو دنیا میں ویدک دھرم کا علم بلند کرینگے اور اس کلجگ کے زمانہ میں جبکہ ہر طرف گھور پاپ اور فسق و فجور کا تلاطم موجزن ہے - ایک دفعہ ست جگ کے تقویٰ اور طہارت کا جوار بھاٹا اُٹھیگا جو کلجگ کے فسق و فجور کو خس و خاشاک کی طرح بہا لیجائیگا - ان سبز باغات پر ریجھ کر اکثر آریہ دوستوں نے اپنے "لالوں" کو گروکل میں بھیجدیا - اب یہ سوال کہ اُن بچوں نے وہاں جا کر کیا سیکھا اس کے متعلق ہم اندر سے کچھ اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں ایڈیٹر اندر اپنی ذمہ واری پر اس کے متعلق یہ لکھتا ہے "کہ لڑکوں نے وہاں جا کر کیا سیکھا" اس کے متعلق اُن اشخاص کی شہادت کافی ہوگی جنہوں نے خود گوروکل کا نگڑی کی مدد کی - اور اپنے بچوں کو سب سے اول گروکل میں بھیجکر نظیر پیدا کی - ذیل میں ہم اس چٹھی کا کچھ حصہ درج کرتے ہیں جو کسوٹی آریہ سماج کے پانچ چھ پرشوں کی طرف سے لالہ رام کرشن جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو ارسال کی گئی تھی - ان اصحاب نے ایک کتاب گروکل کے متعلق لکھی ہوئی دیکھی تھی جس میں ذیل کی باتوں کو پایہ ثبوت تک پہنچایا گیا ہے

(۱) گروکل میں انتظام کے متعلق سکھا شاہی

(۲) گروکل میں بھلے مانسوں اور عالموں کو بھلا کر ان کی دل شکنی اور بے عزتی

(۳) گروکل میں اُستادوں اور برہمچاریوں کا ناجائز تعلق -

(۴) گروکل کے برہمچاریوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا اور برہم چریہ کے برودھ تصویر کشی

(۵) گروکل کے برہمچاریوں کا آپس میں ناجائز فعل وغیرہ - وغیرہ"

گویا ان پانچوں سجن پرشوں کی رائے میں گروکل کے انتظام میں بہت نقص ہیں اور گروکل میں بھلے مانسوں اور عالموں کی پگڑیاں اُتاری جاتی ہیں - رہا یہ سوال کہ گروکل میں بچوں کو کیا تعلیم دیجاتی ہے اس کے متعلق شق نمبر ۳ و ۴ و ۵ پیش کی گئی ہیں -

گروکل کے متعلق یہ چونکا دینے والی خبر پڑھ کر خود ہمارے دل کو بھی صدمہ پہنچا ہے - خدا کرے یہ سنسنی خیز خبریں غلط ثابت ہوں تا کہ ایک مفید انسٹی ٹیوشن آنے والے نقصان سے بچ جاوے مگر عام طور پر ایسے موقعہ پر لوگ کہا کرتے ہیں ع

تا نہ باشد چیزکے مردم نگوید چیزہا

اسلام کی سچائی اور ایک غیر مسلم کی گواہی

معزز ہمعصر لائل گزٹ لکھتا ہے کہ "اسلام کی ترقی کا یہ بھی ایک زبردست راز ہے کہ اس میں مذہب کے ساتھ تہذیب کو لازمی رکھا گیا ہے - مثلاً طریق عبادت طریق معاشرت لباس - طریق آداب تمام دنیا کے مسلمانوں کے آپس میں بہت کچھ ملتے جلتے ہیں - اور یہی تہذیب ہے کہ جس سے وہ شخص بھی اسلام کو نہیں چھوڑ سکتے جنہوں نے اسلام کو کسی خوبی پر شیدا ہو کر اختیار نہیں کیا تھا بلکہ محض جان کے خوف حرص یا کسی اور ایسے ہی دباؤ میں آ کر پھنس بیٹھے تھے"

شق اول کے متعلق تو ہمارا ہمعصر خود ہی معترف ہے کہ اسلام کی خوبیاں اظہر من الشمس ہیں اور شق دوم بھی سراسر اسلام کی سچائی پر گواہ ہے - کیونکہ اگر کوئی ایسا آدمی بھی جو اسلام کی سچائی کو نہیں بلکہ کسی اور خواہش کا اسیر ہو کر اسلام کے سایہ عاطفت میں آیا تھا وہ بھی اسلام کی سچائیوں کو دیکھ کر اس قدر گرویدہ ہو جاتا ہے کہ وہ اسلام سے الگ ہونا اپنے لئے موت خیال کرتا ہے لائل گزٹ کی اس فراخدلی کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں - کیوں نہ آخر سچ سچ ہی ہے پھوٹ پھوٹ کر نکلتا ہے؟

ایک آریہ اخبار کی تہذیب کا نمونہ

سری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے جنم دن کی خوشی میں سکھ خواتین نے کرتارپور میں دیوان لگایا - اُس کا ذکر کرتے ہوئے پرکاش لکھتا ہے - "پھر اُن ننگھینوں کے جلسہ کی منادی

ہوئی - چنانچہ زن و مرد قریباً بارہ بجے سے جمع ہونے شروع ہوئے - پھر ان میں سے ایک سنگھنی نے عورتوں کی تعلیم پر لیکچر دیا اس کے بعد شری گوبند سنگھ جی کے متعلق دیا کھیان ہوتا رہا - بعد ازاں ان ہی سنگھنیوں نے ایک راگ گانا شروع کیا اس کے گانے کے شروع کرنے سے حاضرین کی تعداد سوائے چند ایک سکھ اور تماشبین کے کچھ نہ رہی - کیونکہ کس کا دل اتنا سخت ہو سکتا ہو - اپنے جگر کے زخم پر نمک - چھڑکے -

ان سنگھنیوں میں سے ایک طبلہ بجاتی تھی اور ایک ہارمونیم اور ایک گانا گاتی تھی - غرضیکہ لیکچر کیا تھا - ایک خاصہ تماشہ تھا - ان عورتوں کے دھوتیوں - پاجاموں اور لنگوں کی بجائے کچھیں پڑی ہوئی تھیں "

ان غیر مہذبانہ الفاظ کو پڑھ کر ہر ایک بہی خواہ امن و مخلوق کف افسوس ملیگا - ہم اپنے آریہ دوستوں کو خیرخواہی سے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ للہ ان کڑوی اور اوچھی باتوں کو چھوڑ دیں اس میں آریہ سماج کا کچھ فائدہ نہیں البتہ دو فریقوں کے مابین آزردگی اور کشیدگی کی کھاڑی ضرور حائل ہو جائیگی کیا کوئی شریف آریہ سماجی اپنی ماتاؤں اور بہنوں کے متعلق ایسے الفاظ سننا پسند کریگا - حاشا و کلا تو پھر آنچہ بر خود نپسندی بہ دیگراں مپسند

چوہڑکانہ میں سکھوں اور مسلمانوں کے ناخوشگوار تعلقات

معزز ہمعصر لائل گزٹ لکھتا ہے :- اسلامی اخبارات میں یہ افسوسناک خبر بری طرح گشت کر رہی ہے کہ بعض ان پڑھ اور بے علم سکھوں نے چوہڑکانہ کے مسلمانوں کو اذان دینے سے منع کیا اور جب مسلمان اذان دینے سے باز نہ آئے تو دو چار سکھ جوتوں سمیت مسجد میں گھس گئے اور نمازیوں کو زدوکوب کیا - وغیرہ وغیرہ

آگے چلکر ہمارے معزز ہمعصر نے اس رنجدہ معاملہ پر دلی افسوس ظاہر فرمایا ہے - اور ہمیں خود بھی ایسی باتیں پڑھکر یا سنکر سخت افسوس ہوتا ہے جبکہ ہم سکھوں اور مسلمانوں میں باہمی کھٹ پٹ ہوتے دیکھ پاتے ہیں کیونکہ حقیقت میں اسلام اور سکھ دھرم کا مخرج یا منبع ایک ہی ہے - اور باہمی بھائیوں بھائیوں کا لڑنا جھگڑنا کوئی بھی خیرخواہ مخلوق پسند نہیں کریگا -

Butala Qadian Road
KHILAFAT LIBRARY

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی توجہ طلب

ہمارے مقامی حکام اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ قادیان ان کے علاقہ میں اکیلا قصبہ ہے جو تعلیمی اور رفاہ عام کاموں کی وجہ سے ضلع گورداسپور میں ممتاز ہے - کل ضلع بھر میں قادیان ہی سے تین اخبار اور تین رسالے شائع ہوتے اور تین پریس جاری ہیں - قادیان میں جو تعلیمی کوششیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے باردار ہوئیں - وہ بھی ضلع بھر میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں قادیان کا تعلیم الاسلام ہائی سکول اپنی تعلیم و تربیت اور اخلاقی نگہداشت کے لئے ضلع ہی نہیں بلکہ صوبہ بھر میں ممتاز ہے اور اس کا پتہ اس ایک امر سے لگ سکتا ہے کہ جسقدر بورڈر قادیان کے سکول میں ہیں وہ ضلع کے کسی سکول میں نہیں اور آنے والے طالبعلم پنجاب اور ہند کے مختلف علاقوں سے آئے ہیں - اور یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہیں کہ اس وقت کشمیر سے لیکر راس کماری تک کے بنگال اور بہار سے لیکر پشاور تک کے طالبعلم موجود ہیں جس کا نام مدرسہ احمدیہ ہے - غرض تعلیمی کوششوں کو ہر طرح مفید بنانے کے لئے خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے وسیع کیا گیا ہے - ان تعلیمی انسٹی ٹیوشنز کے علاوہ مذہبی رنگ میں قادیان کو جو اہمیت اور عزت حاصل ہے وہ ایک ایسا امر ہے کہ سب جانتے ہیں نہ صرف پنجاب و ہندوستان سے بلکہ افغانستان اور عرب سے بھی اکثر لوگ ہمیشہ آتے جاتے رہتے ہیں - اور ان آنیوالوں کی تعداد سال بھر میں کسی صورت سے چالیس پچاس ہزار سے کم نہیں ہوتی - پھر اس وقت سلسلہ کا جو امام اور پیشوا ہے (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب قبلہ - وہ ایک شاہی طبیب ہونے کی وجہ سے اور اپنے طبی تجربہ اور ایک محقق اور ذیعلم بزرگ ہونے کے ہندوستان بھر میں شہرت یافتہ ہیں اس کے پاس طبی استفادہ کے لئے دور دراز سے لوگ کثرت سے آتے ہیں - اور یہ سلسلہ آج جاری نہیں ہوا بلکہ جب سے وہ قادیان آئے ہیں اسوقت سے جاری ہے ان مریضوں کی تعداد بھی سال میں سینکڑوں نہیں ہزاروں تک پہنچتی ہے -

ان آنے والے لوگوں اور ان تعلیمی انسٹی ٹیوشنز پریس و اخبارات کی ضروریات کے لئے تجارتی سامانوں کی آمد و رفت میں جو ترقی ہو سکتی ہے - وہ اس سے ظاہر ہے کہ قادیان میں پہلے ایک معمولی برانچ آفس ڈاکخانہ کا تھا - جو مدرسہ کے ایک مدرس کو کچھ فیس دیکر چلایا جاتا تھا - پھر اسکو مدرسہ سے الگ کیا گیا - اور بالآخر محکمہ ڈاکخانہ نے بیس روپیہ ماہوار کا ایک سب آفس جاری کیا - اب اسوقت پچاس روپیہ کا ایک سب پوسٹماسٹر اور اس کے ساتھ ایک کلرک اور دو چٹھی رساں کام کرتے ہیں - اور ایک پیکر صرف چٹھیاں چھاپنے کا کام کرتا ہے - یہ میں نے اس عملہ کا ذکر کیا ہے جو صرف قادیان کی لوکل ڈاک کے متعلق ہے - اور قادیان کی ڈاک کی کثرت کیوجہ سے محکمہ ڈاکخانہ نے پبلک کی آسائش و آرام کے لئے ڈاکخانہ کی روانگی اور رسیدگی کو ڈبل کر دیا اب دو مرتبہ ڈاک آتی اور دو ہی مرتبہ قادیان سے جاتی ہے اور قادیان کی ڈاک کی آمد و رفت ہرکاروں کے ذریعہ ناقابل برداشت عمل سمجھ کر ڈاک لانے اور لیجانے کا کام ذریعہ یکہ کے کیا گیا - جس کے لئے ۸۰ روپیہ ماہوار محکمہ ڈاکخانہ کو دینے پڑتے ہیں کل ضلع گورداسپور میں ڈلہوزی اور شکر گڈھ لائن کے سوا قادیان ہی ایسی جگہ ہے جہاں ڈاک بذریعہ یکہ کے پہنچائی جاتی ہے - ان تمام امور کے بیان کرنے سے میری غرض یہ ہے کہ میں

قادیان کی اہمیت کو پیش کر کے اپنے ضلع کے بیدار مغز صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو ایک امر خاص پر توجہ دلاؤں اور وہ

بٹالہ ۔ قادیان تک کی سڑک ہے

جس حال میں کہ قادیان میں اسقدر آمد و رفت ہوتی ہے اور تجارتی سامان بھی کثرت سے آتا جاتا ہے کیونکہ بٹالہ بوجہ اناج کی منڈی ہونے کے ریاڑکی سے تمام سامان وہاں جاتا ہے۔ پھر اس سڑک کا نہایت ہی ردی حالت میں ہونا ضلع گورداسپور کے لئے نہایت قابل افسوس امر ہے۔ اس سے پہلے بھی متعدد مرتبہ اس سڑک کے متعلق مجھے اپنے ضلع کے افسروں کو توجہ دلانے کا موقعہ بذریعہ اخبار اور زبانی بھی ہوا ہے اور اس سڑک کے پختہ کئے جانے کے متعلق بعض تجاویز بھی زیر غور ہیں جنکا خاتمہ ایک ریلوے لائن کی تجویز کے ساتھ ہوگیا۔ تجویز کی گئی تھی کہ بٹالہ سے ایک ریلوے لائن ہوشیارپور کی طرف نکالی جائے۔ محکمہ ریلوے کے ایک افسر نے آکر ٹریفک کا اندازہ بھی کیا اور کچھ حصص بھی فروخت ہوئے مگر یہ تجویز عملی رنگ میں نہ آسکی اس لئے اب میں پھر اس تجویز کو اپنے ضلع کے نیکدل اور رعایا کے سچے ہمدرد اور بہی خواہ ڈپٹی کمشنر میجر ایلیٹ صاحب بہادر کے حضور کرتا ہوں۔ صاحب موصوف کو رفاہ عام کاموں کے ساتھ بڑی دلچسپی اور رعایا کو آرام پہنچانیکا خاص خیال رہتا ہے اور ایسے نیکدل افسر کی موجودگی میں اگر قادیان اور بٹالہ کی سڑک کا انتظام نہوا تو یہ افسوسناک امر ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ اس سے پہلے یہ معاملہ صاحب موصوف کے نوٹس میں نہیں آیا اور نہ اس کے پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اس لئے کہ خیال تھا کہ ریلوے لائن ان تمام تکلیفوں کا خاتمہ کریگی۔ مگر ریلوے لائن کی تجویز نہیں معلوم کہاں چلی گئی۔ اس لئے یہ غلطی ہوگی اگر ہم ریلوے لائن کی خیالی اُمید پر سڑک کے پختہ کئے جانے کی تجویز کو بھی چھوڑ بیٹھیں پس نہایت ادب سے صاحب موصوف کیخدمت میں عرض کیجاتی ہے کہ وہ سڑک کے پختہ کئے جانے کے احکام ڈسٹرکٹ بورڈ کے ذریعہ صادر فرماکر اپنی کثیر تعداد رعایا کی دعائیں لیں۔ تعجب تو اس امر کا ہے کہ ہمارے مجسٹریٹ علاقہ جناب خانصاحب محمد ظفر خانصاحب بہادر بالقابہ نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے ارشاد اور حکم کے ماتحت ضلع کے بدمعاشوں کا خاص انتظام کیا اور مقدمات زیر دفعہ ۱۰۹ میں ایسا انصاف کیا کہ اب تو ضلع گورداسپور میں ان کی کچہری ضرب المثل ہوگئی ہے۔ باوجودیکہ بٹالہ میں رہتے ہیں اور اُنھیں متعدد مرتبہ بہ تقریب دورہ یا ملاحظہ موقعہ قادیان کیطرف آنیکا اتفاق بھی ہوا ہے۔ اور بٹالہ اور قادیان کی سڑک کی حالت زار بھی اُنھوں نے ملاحظہ فرمائی مگر اب تک اُنھیں توجہ نہیں ہوئی۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ اس معاملہ کو خود صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور تک نہ پہنچایا اس لئے آخر میں میں اپنے علاقہ کے مجسٹریٹ کو جو اپنی بیدار مغزی کے لئے مشہور ہورہا ہے اور جس کے انصاف اور توجہ فرمائی کا شہرہ ہورہا ہے اس سڑک کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ کثرت آمد و رفت کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب ہورہی ہے ایسا نہو کہ کسی جان کا نقصان ہو بچوں اور گڈوں اور عام مسافروں کی جو کثرت ہے وہ ظاہر امر ہے اس سڑک کو جب تک پختہ نہ کیا جاوے آمد و رفت میں سہولت نہیں ہوسکتی۔ کیا ہم اُمید کریں کہ جناب میجر ایلیٹ صاحب بہادر کے عہد کی یہ عمدہ یادگار رہو۔ کہ قادیان اور بٹالہ کی درمیانی سڑک پختہ کیجاوے۔ اگر ہمارے مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا تو کچھ شک نہیں کہ وہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور ہماری اس جائز درخواست کو عمدگی سے پیش کرسکینگے۔

KHILAFAT LIBRARY

قبول اسلام
جھٹ منگنی پٹ بیاہ

ضلع بستی مقام بیلی میں ایک اچھوت عورت بطیب خاطر مشرف باسلام ہوئی۔ اسلامی نام سکونت رکھا گیا۔ (۲) دیگر ضلع اعظم گڈھ موضع نصیرپور میں ایک عورت شریف خاندان نے معہ اپنے لڑکے کے اسلام قبول کیا عورت کا نام اللہ باندی اور لڑکے کا نام محمد اسلام رکھا گیا ان نومسلمات کا نکاح بھی ہوگیا۔ مولانا شاہ سلیمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اللھم زد فزد

حیرانی پر حیرانی ہے۔ جب کوئی مرد مسلمان ہو تو اسے کوئی پوچھتا بھی نہیں کہ یہ بھی انسان کا بچہ ہے۔ اسکا شادی بیاہ بھی کرنا چاہیئے۔ اور اگر کچھ عرصہ کی لے دے کے بعد نومسلم کا بیاہ ہوگا بھی تو کسی یتیمہ لاوارثہ لڑکی کے ساتھ جکڑا جائیگا۔ اور اگر کوئی عورت مسلمان ہوجائے تو جھٹ تیری منگنی اور پٹ تیرا بیاہ۔ بہرحال بہی خواہان ملت کا یہ سلوک عوام الناس کے لئے کچھ کم قابل مطالعہ نہیں۔

خالصہ ایڈوکیٹ کی بجا شکایت

ہمعصر خالصہ ایڈوکیٹ امرتسر نے ۱۳ جنوری ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں بعض آریہ اور ہندو اخبارات کی شکایت کی ہے کہ وہ ایک طرف تو سکھوں کے ساتھ صلح صفائی پر زور دے رہے ہیں۔ دوسری طرف وہ سکھ گوروؤں کے برخلاف بھی لکھ رہے ہیں۔ ہمعصر موصوف کی یہ شکایت بالکل بجا اور درست ہے فی الحقیقت اگر ہمارے اخبارات یہ چاہتے ہیں کہ تمام قومیں آپس میں مل کر ایک ہوجائیں تو ان کو بجائے دوسروں پر حملہ کرنے کے اپنے گھر کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ (اندر)

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم

آہ افسوس وہ اسلام جسنے مختلف افراد کو ایک سلک میں منسلک کردیا تھا آج اس کے نام لیوا جھاڑو کی سینکوں کی طرح بکھر رہے ہیں۔ آہ عزیزوں کے گھر کو آگ لگی ہوئی دیکھ کر تو ہر ایک خوش ہوا ہی کرتا ہے مگر یہ ہم نام کے مسلمان ہی ہیں جو اپنے گھروں کو آگ لگی ہوئی دیکھ کر نہ صرف خوش ہی ہوتے ہیں بلکہ اوروں کو اس کے تاپنے کے لئے بھی مدعو کرتے ہیں۔ اخوت برادرانہ کی جگہ خودغرضی نے لے لی رحم اور محبت کی جگہ غضب اور قہر کی تلواریں سونتی ہوئی ہیں۔ وہ مسلم پریس الیسی کا

اٹھئین جسے مسلم پریس کی منتشر شدہ طاقت کو ایک مرکز پر لانا چاہئے تھا۔ آج اس کے پنڈال سے مہیب صداؤں کے نعرے اٹھ رہے ہیں اور خصومت خودغرضی حسد و کینہ کی آگ تو تو میں میں سے گذر کر جلسہ کے پنڈال کو ہی آہ خانہ سوز بنا کر راکھ کرنا چاہتی ہے۔ جس سے اغیار کو ہماری بیوقوفی پر ہنسنے کا موقعہ ملتا ہے۔ کاش یہ معاملہ بہی خواہان قوم کے سامنے رکھ کر گھر میں ہی نپٹاؤ کی کوشش کیجاتی۔ تا اغیار کو ہماری اس ناروا حرکت پر ہنسنے کا موقعہ نہ ملتا۔ قوم کا فرض ہے کہ وہ دوست و دشمن م

حضرت خلیفۃ المسیح سپارش کرتے ہیں

میرے مکرم دوست منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس سکرٹری انجمن اسلامیہ بٹالہ ایک مستعد کام کرنیوالے اور اسلام کے لئے غیرت رکھنے والے بزرگ ہیں انھوں نے ثبوت واجب الوجود اور تدبیر کے علاوہ ایک کتاب بھارت برکش نام نخل اسلام کے جواب میں شائع کی ہے میں اپنی رائے ظاہر کر چکا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کتاب کے متعلق جو رائے دی ہے وہ درج ذیل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح چاہتے ہیں کہ مسلمان اس کتاب کو پڑھیں۔ امید کہ احمدی احباب خصوصاً اس کتاب کو طلب کرینگے قیمت صرف ۵/ اور یہ کتاب دفتر اخبار "نور" یا منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ سے ملیگی۔

رائے حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی

منشی حسین بخش صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ بٹالہ باوجود اپنے دوسرے مشاغل کے مذہبی اور اسلامی خدمت کی طرف بھی متوجہ رہتے ہیں جو قابل شکر گذاری ہے۔ انھوں نے "بھارت برکش" نام ایک نیا رسالہ ان اعتراضات کے جواب میں لکھا ہے جو نخل اسلام نامی کتاب میں ایک نو آریہ نے اسلام پاک پر کئے تھے منشی صاحب کی یہ اسلامی خدمت بہت قابل قدر ہے پڑھے لکھے مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسی کتابوں کی قدر کریں اور انکے مطالعہ سے واقفیت بڑھائیں۔ ایسی کتابوں کی اشاعت سے اسوقت دینی خدمت ہے۔ اور یہ بھی فائدہ کہ ایسے مفید رسائل کی آئندہ ترقی ہو:

؟؟؟

ہم تقریباً ایکسال سے سر پریشان نور کے آگے یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر ہر ایک نور سے محبت رکھنے والے نور کے لئے ایک ایک خریدار دیدے تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال ایک ہفتہ کے اندر ہی طے ہوسکتا ہے۔ مگر ابھی تک بہی خواہان ملت نے ہمارے اس اپیل پر توجہ نہیں فرمائی توجہ دلاتے دلاتے ہمارا تو قلم بھی گھس گیا ہے۔ ایڈیٹر کا کام ہے کہ وہ بحیثیت مضامین کے اخبار کو دلچسپ بناوے اور ناظرین کا کام ہے کہ وہ توسیع اشاعت میں حصہ لیکر ایڈیٹر کا ہاتھ بٹائیں۔

اطلاع

رامدتہ مل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور

دس جلنتی جس میں عشرہ مبشرہ یعنی حضرت ابوبکرؓ و عثمانؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ طلحہؓ و زبیرؓ۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف۔ سعدؓ بن وقاص۔ سعیدؓ بن زید اور ابوعبیدہؓ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے حالات زندگی بڑی صحت کے ساتھ سلیس اردو میں بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲/

پنجتن پاک۔ اس کتاب میں حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحبزادوں جناب امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما حالات زندگی بڑی خوبی کے ساتھ سلیس اردو میں لکھے ہیں قیمت ۵/

بارہ امام اس میں ائمہ عشر یعنی حضرت علی۔ امام حسن و حسین امام زین العابدین امام محمد باقر۔ امام جعفر صادق امام موسیٰ کاظم۔ امام علی رضا۔ امام محمد تقی امام علی نقی امام حسن عسکری امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے صحیح صحیح حالات زندگی سلیس اردو میں لکھے گئے ہیں قیمت ۸/

محبت رسول صلعم۔ اس میں حضور نبوی کی محبت و خیرخواہی محبت کے معنی حضور علیہ السلام کا حلیہ مبارک۔ اور اخلاق کریمہ۔ علامات محبت نبوی۔ تعظیم و توقیر نبوی۔ اہل بیت کرام اور صحابہ عظام اور حضور علیہ السلام کی کل اشیاء کی تعظیم و تکریم درود کی کثرت صلوٰۃ و تسلیم کے معنی درود و سلام کے الفاظ ان کی فضیلت اور ثواب اور بزرگان سلف کی محبت نبوی کی مثالیں صحیح روایات اور قابل اعتماد اسناد سے سلیس اردو میں درج ہیں قیمت ۸/

مرغوب القلوب مولانا شیخ شمس الدین تبریزی قدس سرہ العزیز کے کلمات طیبات جو علم تصوف کی جان ہیں جنکو مولانا مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے سلیس فارسی نظم کا لباس پہنایا ہے اور اوراق مسائل کو نہایت ہی آسان طریق پر بیان فرمایا ہے ساتھ ہی دونوں بزرگوں کی سوانحعمریاں بھی ہیں قیمت ۱۰/

	اصلی قیمت	رعایتی
سوانحعمری حضرت ابوبکرؓ		
،، ،، عمرؓ	۶/	۱۰/
،، ،، امام اعظم رحمۃ اللہ	۵/	۱/
حیات ابن جوزی رح	۳/	۳/
،، ابن سیرین رح	۲/	۱/
،، ابو اسحٰق شیرازی	۳/	۳/
،، ابو صائغ اندلسی	۳/	۳/
،، ابوحیان غرناطی	۳/	۳/
،، ابن سمعون بغدادی	۳/	۳/

	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
حیات سکینہ رضی اللہ عنہا	۳/	۳/
سوانحعمری ملا دو پیازہ	۴/	۱/
،، حاتم طائی	۳/	۳/
خلاصہ نظام شمسی جسمیں ستاروں کے عجیب حالات درج ہیں۔	۲/	۱/
پھول۔ اردو علم ادب کا نہایت ہی دلچسپ رسالہ ۔۔۔۔	۲/	۱/
دل ربا نظمیں۔ حب وطن۔ صدائے درد۔ جوگی وغیرہ کی پرلطف معنی خیز نظموں کا مجموعہ	۲/	۱/

رامدتہ مل تاجر کتب۔ لوہاری دروازہ لاہور

KHILAFAT LIBRARY

بھارت ورش کا ایک مہان پُرش

(ایڈیٹر "نور" نے لائل گزٹ لاہور کیلئے لکھا)

ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ کی فرمائش ہے کہ لائل گزٹ کے سپیشل نمبر کے لئے میں کچھ لکھوں بہ تعمیل ارشاد گذارش ہے کہ میں اسلام کو بہترین مذہب سمجھتا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اکمل اتم اور اطہر خیال کرتا ہوں۔ تاہم اتنا قبول کرنے میں مجھے کچھ باک نہیں ہے کہ ہندوستان میں بھی ایک عظیم الشان انسان پیدا ہوا۔ جس نے اس بھارت ورش کو جنبش دی۔ اور جس کی جھنجوڑ سے ہندو قوم کے مریل سے مریل اور شریل سے شریل انسان بھی شیر ببر بن گئے۔ اس مہان پُرش کا نام نامی

سری گوروگوبند سنگھ جی مہاراج

ہے۔ اگر آپ کی تدابیر پر نظر ڈالی جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ اعلیٰ درجہ کے مدبّر تھے۔ اور اگر زہد و تقوی پر نظر ڈالی جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کمال کے جتی وستی تھے۔ اگر آپ کے صبر اور استقلال پر غور کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ پرلے درجے کے صابر و شاکر تھے جس کا نمونہ دوسرے مہا پرشوں میں خال ہی نظر آئیگا۔ اور اگر آپ کے علم و فضل پر نظر ڈالی جاوے تو معلوم ہوتاہے کہ آپ اعلیٰ درجہ کے گیانی اور وِدوان تھے۔ اگر آپ ہندی بھاشا کے پنڈت تھے تو فارسی کے ادیب بھی جیساکہ آپ کے اکال استت اور ظفرنامہ کے تصانیف سے ظاہر ہے۔ اگر آپ کی موحدانہ تعلیم اور اکال استت پر نظر ڈالی جاوے تو بیساختہ مرحبا کا لفظ مُنہ سے نکلتا ہے۔ بہرحال سری گوروگوبند سنگھ جی مہاراج ایک بےنظیر مدبّر۔ صابر و شاکر عالم اور جتی ستی گذرے ہیں جس پر سکھ قوم جسقدر بھی فخر کرے کم ہے۔

اکال استت اور گورو گوبند سنگھ جی مہاراج

بعض ناعاقبت اندیش لوگ جو گورو مہاراج کے جیون چرتر سے محض نابلد ہیں آپ پر یہ دھبہ لگاتے ہیں کہ آپ نعوذ باللہ دیوی کے پوجاری تھے۔ مگر یہ اُن کا صریح بہتان ہے، سری گوروگوبند سنگھ جی مہاراج کی ذات والاصفات اس اوہام پرستی سے بالاتر تھی۔ جیساکہ آپ کے اکال استت سے ظاہر ہے۔

گوروگوبند سنگھ جی کا رجز

نمستنگ اکالے۔ نمستنگ کرپالے
نمستنگ اروپے۔ نمستنگ انوپے
نمستنگ ابھیکھے۔ نمستنگ ابیکھے
نمستنگ اناے۔ نمستنگ اٹھامے
نمستنگ اکرمنگ۔ نمستنگ ادھرمنگ
نمستنگ انیلے۔ نمستنگ اناوے۔ وغیرہ وغیرہ

اب صاف ظاہر ہے کہ اگر گوروجی مہاراج دیوی کے پجاری ہوتے تو وہ یہ کہتے کہ نمستنگ دیوی یا نمستنگ دیوتا وغیرہ وغیرہ۔ پھر جو آپ نے قومی سلام میں **واہ گوروجی کا خالصہ سری واہ گوروجی کی فتح** رکھا ہے۔ اگر آپ دیوی کے بھگت ہوتے تو آپ دیوی جی کا خالصہ اور دیوی جی کی فتح کہتے۔ یہ باتیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ گوروجی مہاراج ایک اکال پُرکھ اور جوتی سروپ پاربرہم کے ہی بھگت تھے۔ اس جگہ مجھے گوروجی مہاراج کا ایک اور بچن بھی یاد آگیا جو آپ کی پوزیشن کو قطعی صاف اور واضح کردیتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

کرشن وشن کبھو نہ دھیاؤں
جو بر چاہوں سو تم تے پاؤں

مخالفان سکھ دھرم نے بہت زور لگایا کہ ہم کسی نہ کسی طرح گوروجی مہاراج کو دیوی کا بھگت ثابت کردکھاویں مگر ع

کبھی خاک ڈالے سے چھپتا ہے چاند

گورو ڈم اور سری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج

ہندوستان میں ایک مرض ہے جو اندر ہی اندر اہل ہند کو گھن کی طرح کھائے جارہا ہے وہ کیا گوروڈم ہندو بیچارے جو نسلاً بعد نسلاً اوتار پرستی فوق الطاقت اور عجوبہ پرستی کے عادی چلے آتے ہیں ان میں گوروڈم کا بہت جلدی رواج پکڑ جانا نہایت ہی آسان ہے۔ گوروجی مہاراج اپنے خداداد فہم و فراست سے یہ تاڑ گئے کہ میرے بعد ضرور ہی گوروڈم یا گوروپرستی آجائیگی اس لئے آپنے اس متعدّی بیماری کے قلع قمع کرنے کے لئے اپنے پیرؤں کو جو تعلیم دی اُس سے یہ نمایاں ہوتاہے کہ آپ کی ذات والاصفات گوروڈم کی غلامانہ تعلیم کو نہایت ہی مکروہ نظر سے دیکھتی تھی۔ اور آپ تو اپنے پیرؤں کو غلامی کی زنجیر سے چھڑانے کے لئے آئے تھے اس لئے یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ آپ گوروڈم یا پیرپرستی کی غلامانہ تعلیم دیتے۔ اسلئے آپ نے بھری سبھا میں اپنے چیلوں کو مخاطب کرکے نہایت پُرجوش آواز سے یہ فرمایا ع

جو مجھ کو پرمیشور اُچرہیں
تے جن نرک کنڈ میں پرہیں

گوروڈم کا قطعی فیصلہ

اور پھر جب کبھی دوسرے موقعہ پر آپ کے پیرؤں نے آپ سے یہ سوال کیا ہے کہ مہاراج آپ یہ فرمادیں کہ آپ کے بعد ہم اپنا حقیقی گورو یا رہبر کس کو مانیں تو آپ نے اُنکو یہ جواب دیا کہ ؎

اکال پُرکھ کے بچن سے پرگٹ چلایو پنتھ
سب سِکھن کو حکم ہے گورو مانیو گرنتھ

ہندو جاتی ایسے مہان پُرش کی ذات پر جسقدر فخر کرے کم ہے اور جسقدر پھولی نہ سمائے تھوڑا ہے جسنے انھیں تینتیس (۳۳) کروڑ دیوتا پرستی اور اوہام پرستی اور انسان پرستی کی غلامانہ تعلیم سے نکالکر آزادی کی بادشاہت میں کھڑا کرکے توحید پرستی کی طرف راہنمائی کی +

ذات پات اور گورو گوبند سنگھ جی مہاراج

اس ذات پات کے جھمیلے نے جسطرح ہندو جاتی

KHILAFAT LIBRARY

کو پارہ پارہ کر رکھا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے ذات پات کے جھگڑے کو جس میں ہند وجاتی صد ہا سال سے مبتلا تھی اس مکروہ ترین تعلیم سے نکال کر برہمن ۔ چھتری ۔ ویش ۔ شودر کو ایک جگہ اور ایک ساتھ ہی کھانا کھلا کر صدیوں سے بچھڑے ہوؤں کو ایک دُوسرے کے گلے لگا دیا جس کے لئے آپ کا یہ بچن شاہد حال ہے ٭

"چار ورن ایک ورن بنایا"

ایسے مہاں پُرش پر ہند وجاتی جسقدر بھی نازاں ہو کم ہے

گورو گوبند سنگھ جی مہاراج اور اہل اسلام

بعض کوتاہ اندیش یہ خیال کرتے ہیں کہ گورو گوبند سنگھ جی مہاراج خدانخواستہ مسلمانوں کے دشمن تھے ۔ مگر یہ بعض نا عاقبت اندیش لوگوں کے اقتضائے طبیعت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ گورو مہاراج کی سوانح عمری میں ہمیں کوئی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا۔ آپ تو ست کے حامی اور اسّت کے دشمن تھے آپ کی سوانح عمری سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے تعلقات مسلمانوں سے دوستانہ تھے۔

گورو گوبند سنگھ جی مہاراج اور راجہ بھیم چندر

جب گورو گوبند سنگھ جی مہاراج گورریائی کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے تو سب سے پہلے جس نے آپ کے مقابلے میں علم بغاوت کھڑا کیا وہ راجہ بھیم چندر تھا۔ جب وہ عہد شکن راجہ گورو جی مہاراج کے مقابلہ میں لڑنے کے لئے آیا تو گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کی شمشیر آبدار نے اس کے دانت کھٹے کر دئے ۔ اور اس بیچارے کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔ یہ بات جب سید بڈھن شاہ صاحب ساڈھورہ ہی کو معلوم ہوئی تو آپ فوراً گورو جی مہاراج کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اگر آئندہ راجہ بھیم چندر آپ کے مقابلہ میں آنے کی جرأت کرے تو آپ مجھے فوراً اطلاع دیں ٭

گورو مہاراج اور ہندو راجے

چونکہ ہندو راجوں کو گورو گوبند سنگھ جی کی کامیابی جو دن دونی اور رات چوگنی ہو رہی تھی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی اور نت نئے سورج کوئی نہ کوئی حیلہ بہانہ تراشتے رہتے تھے آخر راجہ بھیم چندر کی سازش سے راجہ فتح چندر ۔ راجہ کرپال چندر ۔ اور راجہ کبیر چندر اور راجہ سکھدیال وغیرہ نے اپنی مجموعی طاقت سے گورو جی مہاراج کے مقابلہ پر لڑائی کا علم بلند کیا۔ اور جب سید بڈھن شاہ کو اس کی خبر ملی تو وہ دو ہزار سوار اور پیادے گورو جی مہاراج کی مدد کے لئے لیکر موقعہ پر آحاضر ہوئے ۔ اور لگاتار تین روز کی لڑائی کے بعد چھبیوں راجوں کو گورو گوبند سنگھ جی کے اقبال نے شکست فاش دی ۔ اور اس لڑائی میں سید بڈھن شاہ صاحب کا لڑکا بھی کام آیا ٭

گورو جی مہاراج کا صبر اور استقلال

جب بعض پیچیدگیوں اور اُلجھنوں کے باعث گورو جی کی گرفتاری کے لئے ایک شاہی فرمان جاری ہوا اور جب آپ عین دشمنوں کے نرغہ میں تھے اور چاروں طرف سے فوج نے محاصرہ کر رکھا تھا تو بعض حلوا مانڈا کھانیوالے چیلوں نے کہا کہ گورو جی مہاراج اب آپ کو تلوار رکھ دینی چاہئے ۔ مگر گورو گوبند سنگھ جیسا بہادر غیور اور نڈر جرنیل جسے دایہ نے

جان جائے پر آن نہ جائے

کی گھُٹی پلائی تھی تو بھلا وہ کب ایسی بُزدلانہ باتوں کو گوارا کر سکتا تھا آپ نے جوش شجاعت میں آکر اپنے چیلوں کو یہ فرمایا کہ جس کا دل چاہے وہ مجھ سے الگ ہو جائے مگر میں ایسی بُزدلانہ حرکت کرنے کیلئے ہرگز طیار نہیں۔ لکھا ہے کہ صرف چالیس جانباز اور صادق چیلے آپ کے ساتھ رہے ۔ باقی سب حلوا مانڈہ کھانیوالے آپ سے جدا ہو گئے ۔ مگر گورو جی ایک آن واحد کے لئے بھی نہ گھبرائے ۔ لاریب گورو گوبند سنگھ جی مہاراج ایک بے نظیر بہادر جرنیل تھے جس کی مثال ہمیں ہندو کمیونٹی میں کہیں بھی نہیں ملتی ۔ بیشک گورو گوبند سنگھ جی کی اس غیر معمولی شجاعت اور بہادری نے اپنی قوم کو گیدڑ سے شیر بنا دیا جس کے لئے ان کی قوم جسقدر بھی فخر کرے کم ہے۔

ایک جانکاہ واقعہ

میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کی لائف بہت سے سبق آموز واقعات سے لبریز ہے ۔ جب آپ آنند پور میں محصور تھے تو آپ نے اپنی دھرم پتنی کو مع دو صاحبزادوں کے کسی طرح سے قلعہ سے نکالدیا۔ اپ کی بیوی اور دو صاحبزادے سرہند میں اپنے پروہت کے ہاں ٹھہرے ۔ نمک حرام اور کینہ خصلت پروہت نے پہلے تو جو کچھ مال و متاع اُن کے پاس تھا اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اور پھر اس غدّار خبیث نے دونوں صاحبزادوں کو نواب سرہند کے حوالے کر دیا ۔ نواب سرہند نے نہایت بیرحمی اور سفّاکی سے ان دو معصوم بچوں کو قتل کر دیا مگر نوّاب مالیر کوٹلہ اور دیگر مسلمان حضّار دربار نے اس کی سخت مخالفت کی واقعی گورو صاحبان کے صاحبزادوں کا قتل ایک جانکاہ اور دلگداز واقعہ ہے ۔ اور صرف خالصہ صاحبان ہی نہیں بلکہ تمام دُنیا جو کچھ اس سفاک قاتل کو کہے بجا ہے اور ہمیں خود بھی سخت افسوس ہے کہ کیوں ایک مسلمان سے ایسی بے رحمانہ حرکت سرزد ہوئی بیشک ایک مسلمان حاکم نے بچوں کو قتل کرایا اور بیرحمانہ اور سفاکانہ کام کیا ۔ جسکو سخت سے سخت سیاست بھی ظلم صریح کہے گی۔ لیکن یہ ظُلم ایک صوبیدار کے حکم سے ہوا ۔ نہ کہ اسلام کے فتوی سے ۔ ایک بیرحم برہمن نے ان بچوں کو موت کے مُنہ میں جھونکا اور بعض ہندو حضار دربار بھی اس جرم صریح کے روا رکھنے میں مصر ہوئے جبکہ نواب مالیر کوٹلہ اور دیگر مسلمان حضار دربار نے سخت مخالفت کی مختصر یہ کہ حاکم سرہند نے جو ظالمانہ حرکت کی وہ اس کا ذاتی فعل تھا ۔ نہ سلطنت کے حکم سے اسے تعلق تھا ۔ اور نہ ہی مذہب نے اسے ایسا فتویٰ دیا ۔ اسلئے عالمگیر نے یہ خبر پاکر حاکم سرہند کو معزول کر دیا ۔ عام مسلمانوں نے بھی اس سفاکانہ حرکت سے بیزاری ظاہر کی

KHILAFAT LIBRARY

اور قاتل خراب وخستہ ہُوا - اس واقعہ سے گورو مہاراج کو رنج پہنچنا ایک قدرتی بات تھی اور ان کے صبر و استقلال دلیری میں کچھ فرق نہ آیا - کیونکہ ان کے اپنے والد بزرگوار سری گورو تیغ بہادر کے یہ شلوک روم روم میں رچے ہوئے تھے ؀

چنتا تاں کی کیجئے جو ان ہونی ہو
ایہہ مارگ سنسار کو نانک تھر نہیں کو
جو اُپجے سو بنس ہے پرو آج کے کال
نانک ہرگن گایئے چھوڑ سگل جنجال

گوروجی مہاراج اور مسلمانوں سے پیار

میں پہلے بھی یہ عرض کرتا آیا ہوں کہ گوروجی کو مسلمانوں سے کچھ کدنہ تھی خدا کے پیارے بھگتوں کو ظلم اور اَسَت سے عداوت ہوا کرتی ہے ذاتیات سے نہیں - چنانچہ جب گوروجی مہاراج چمکور سے روانہ ہوئے اور آپ کی مزید تکالیف کا آغاز ہُوا اور آپ بے سرو سامانی کی حالت میں ماچھی واڑہ پہنچے تو آپ غنی خاں اور نبی خاں دو رہیلہ پٹھانوں کے ہاں تشریف فرما ہوئے - ان دو نیکدل پٹھانوں نے گوروجی مہاراج کے ساتھ جو نیک سلوک کیا سکھ صاحبان کی تاریخیں اس گواہ ہیں - یہ تمام واقعات بتا رہے ہیں کہ گوروجی مہاراج اخلاق کریمانہ کا نمونہ تھے - مسلمان ان سے محبت کرتے تھے اور آپ مسلمانوں سے پیار رکھتے تھے - اگر گوروجی مہاراج دشمن تھے تو اسَت اور ظلم کے اس کے علاوہ موضع دینائی سے گورو صاحب نے بھائی دیا سنگھ کے ساتھ ایک سو آٹھ شعر کی ایک فارسی نظم اورنگ زیب عالمگیر کے پاس بھیجی وہ بھی مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات کی بیّن گواہ ہے - جس کے چند اشعار ہدیہ ناظرین کرتے ہیں - اگرنظم جو خالصہ تاریخوں میں موجود ہے ناقلوں کی مہربانی سے قریب قریب مسخ ہو گئی ہے - لیکن پھر بھی اس سے گورو صاحب کے اصلی خیالات کا پتہ ملتا ہے - اور ظاہر ہوتا ہے کہ آپ عربی اور فارسی کے جید عالم تھے -

خوشیتن شاہ شاہان اورنگ زیب
چہ چالاک دستور چابک رکیب
کہ روشن ضمیر است حسن و جمال
خداوند بخشندۂ ملک و مال
شہنشاہ اورنگ زیب عالمیں
کہ دارائے دور است و دارائے زمیں
شریعت پرست و فضیلت جناب
حقیقت شناس و مطیع کتاب
چو تشریف در قصبہ کانگڑ کند
در انجا ملاقات پیہم شود
نہ ذرہ درس راہ خطرہ ترا است
ہمہ قوم بیراڑ حکم مرا است
بیاں شہ را خود زبانی کنم
بروئے شما مہربانی کنم
یکے اسپ شائستہ یکصد ہزار
بیا تا بگیری زمن ایں دیار

میرا دل یہ چاہتا تھا کہ میں سری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کی لائف پر وسعت کے ساتھ لکھتا مگر چونکہ میں چھ سات ماہ بعارضہ آشوب چشم بیمار رہا ہوں آنکھوں پر زیادہ زور ڈالنا مناسب نہیں سمجھتا فی الحال اسی پر اکتفا کرتا ہوں اگر عمر نے وفا کی تو انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوسرے موقع پر شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کی لائف پر ایک مبسوط آرٹیکل لکھونگا ؀

قرآن مجید کی بینظیر خدمت

قرآن مجید کی خدمت کے لیے جس دل میں جوش اور جس ہاتھ میں قوت پیدا ہو وہ نہایت ہی مبارک ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص اور وفادار خادم مولوی جلال الدین صاحب مرحوم ساکن بلانی نے ایک تخریج الآیات لکھی تھی جو اسوقت تک شائع نہیں ہو سکی - حضرت خلیفۃ المسیح چاہتے ہیں کہ ایسی بابرکت اور مفید کتاب شائع ہو - آپ کے استصواب سے جو اشتہار مولوی جلال الدین کے صاحبزادگان نے دیا ہے اسے عام اطلاع کے لیے شائع کرتا ہوں احباب کو چاہیئے کہ اس کتاب کی اشاعت کے لیے مدد دینے میں توقف نہ کریں اللہ انہیں بہترین جزا دیگا -

بتصدیق حضرت خلیفۃ المسیح

میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ واقعی امر کا اظہار ہے ہم نے بہت تخریج الآیات اور نجوم القرآن اور جرمن کا انڈکس بھی دیکھا ہے اس کے قریب قریب بھی وہ مفید نہیں - یہ میری علم کی بات ہے ممکن ہے کہ اور کوئی ایسی کتاب ہو اور میرے علم میں نہو - میں خود دس حصہ اور میرا بیٹا دس حصہ کے خریدار ہوتے ہیں نورالدین

اشتہار

ہمارے والد مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور میں جو عشق و محبت حاصل تھی اُس سے حضرت کے پرانے خدام بخوبی واقف ہیں حضرت علیہ السلام جب مجلس میں کسی آیۃ کا ماسبق اور مابعد دریافت کرتے اور حفاظ کو بھی اس میں ذرا دیر لگتی تو ہمارے والد کے دل میں یہ جوش پیدا ہوتا کہ ایک ایسی کتاب تخریج الآیات کی تیار کیجاوے جس سے ہر ایک آیت حسب ضرورت فوراً نکل آیا کرے چنانچہ اس کام کو شروع کیا اور تخریج الایات کیواسطے قرآن مجید کے الفاظ کو بلحاظ حروف تہجی جتنی دفعہ ہر ایک حرف آیا ہو تیرہ سال کی محنت اور جانفشانی سے ترتیب دیا - کہ نمبر سپارہ - رکوع - سپارہ - نمبر رکوع - سورہ - نام سورہ و نمبر آیت قرآن کریم کا حوالہ دیا - حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس بےمثل کتاب کو بہت ہی پسند فرمایا - جیسا کہ آپ کی تصدیق سے ظاہر ہے مگر افسوس کہ کاس کار خیر کے اختتام پر جلدی ہی والد بزرگوار کا خاتمہ بالخیر ہوا - انا للہ وانا الیہ راجعون اب ہمیں اسقدر استطاعت نہیں کہ ہم اس بے بہا کتاب کو اپنے خرچ سے شائع کریں - اسواسطے بمشورہ حضرت خلیفۃ المسیح یہ قرار پایا ہے کہ مبلغ تین ہزار روپیہ کے حصص جمع کیے جاویں اور ہر ایک حصہ پانچ روپے کا ہو اور ہر ایک حصہ دار کو کتاب کے اٹھ جانے پر انشاء اللہ تعالیٰ حسب رسد حصص نصف منافع دیا جاویگا - یا جو احباب پسند فرماوینگے کہ وہ اپنے حصص کی کتابیں خریدیں اُنکو کتابیں دیدیجاوینگی - اور ہر ایک حصہ دار کو ایک جلد کتاب خریدنی ضرور ہوگی - دو ہزار روپیہ جمع ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ کام شروع کر دینگے - روپیہ صدر انجمن کے دفتر میں یا کسیکا منشاء ہو تو خلیفۃ المسیح کے پاس جمع رہیگا اور انشاء اللہ تعالیٰ جمع خرچ کا حساب باقاعدہ رکھا جاویگا -

(منشی محمد اشرف و محمد افضل پسران مولوی جلال الدین صاحب ساکن بلانی ضلع گجرات حال ہیڈ کلرک دفتر محاسب قادیان

اہل اسلام کے فائدہ کی بات

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ ہندوستان کے اہل اسلام کے لئے

مسلم یونیورسٹی

KHILAFAT LIBRARY

بہ لحاظ تعلیم چند سالوں میں نہایت ہی مفید ثابت ہوگی

نیشنل انشورنس اینڈ بنکنگ کمپنی لمیٹڈ امرتسر

اس وقت بھی ہزاروں معزز سفید پوش اہل اسلام کو بر موقعہ شادی و موت چند روپیہ کے بدلے سینکڑوں روپیہ کی امداد دیکر مفید ثابت ہو رہی ہے

تعداد ممبران پچاس ہزار سرمایہ دس لاکھ روپیہ

شادی فنڈ کے تین درجہ ۳-۲-۱ روپیہ ماہواری چندہ میعاد ممبری ۱۸۰ دن

موت فنڈ کے بھی تین درجہ ۱۰ روپیہ، ۸ روپیہ، ۶ روپیہ - ۸ تا ۱۸ سال سے ۶۵ سال تک کے مرد و عورت بلا امتحان ڈاکٹری شامل ہو سکتے ہیں

علاوہ اس کے

بیمہ جان کے لئے کمپنی ہذا سارے ہندوستان میں نہایت ہی سستی اعلیٰ و معتبر ثابت ہو چکی ہے۔

اس کمپنی کی اسوقت بیس سے زیادہ شاخہائے و سینکڑوں ایجنٹ کامیابی سے کام کر رہے ہیں ہمیں ایجنٹوں کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔

روپیہ کمانیکی شرائط برائے ایجنٹان پراسپکٹس و فارم ہائے درخواست مفت

آج ہی درخواست کریں

المشتہر

پرشوتم لال راجپال بی۔ اے۔ چیف مینجر امرتسر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ موتیا چنبیلی خنا - ہر باندی وغیرہ فی تولہ ۸ر لیکر (عہ) تک اور تیل بالوں کا چنبیلی - خنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر للعہ تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند قوام تماکو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات - از روے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے - جو صاحب طلب فرمائیں مع نام پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرماویں اجازت دیے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کے لیے تو کچھ ضرور آنا چاہیے ؞

المشتہر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

محمد عبد اللہ و سعد اللہ احمدی سے مل سکتا ہے

KHILAFAT LIBRARY

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

فصلی بخار اور طحال کی دوائی

یہ دوا ۲۶۔۱ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے - اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں - یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لیے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے - اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے - اور تلی کو گراتی ہے - قیمت شیشی کلاں ۱۴ر محصول ۶ر دو شیشی تک ۸ر قیمت شیشی خورد ۸ر محصول ڈاک ۵ر دو شیشی تک ۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانیسے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے - دو تین مرتبہ کے لگانیسے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵ر بارہ ڈبیہ تک ۶ر

کھانسی کی دوا

یہ دوا چاہے کیسی کھانسی یا کف کی بیماری ہو اسکو آرام کرتی ہے - اس میں یہ فوائد ہیں - (۱) سردی کو بچانا (۲) کھانسی کو دبانا - (۳) کف کو پتلا کرنا - (۴) کف کو نکالنا (۵) سوکھا کھانسی کو روکنا - قیمت بڑی شیشی ۳۲ خوراک قیمت ایک روپیہ - پیکنگ و محصول ڈاک ۶ر چھوٹی شیشی ۱۶ خوراک قیمت ۸ر پیکنگ و محصول ڈاک ۵ر (اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی ہے مہاراجہ دل گنجن سنگھ دلو بہادر مینوڈ بڑی چیف پٹنہ اسسٹنٹ بولانگیر ضلع سنبھل پور سے لکھتے ہیں جناب من آپکی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کیلیے مشکور ہوں اس دوا سے ہماری کھانسی بالکل دفع ہو گئی مجھے صرف، خوراک سے زیادہ پینے کی درکار نہوئی - کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دی رہی تھی، اسلیے دوبارہ آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں ؞

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ - تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

اصلی اور بے ضرر علاج امرتسر کٹڑہ جیمل سنگھ میں ہوتا ہے ؞ ؞

بجلی کی طاقت سے کمزور نامرد اور سست کا بیضرر علاج

(اپنی حالت پر غور کرو) (شرم مت کرو)

جو لوگ اپنی قوت اپنے ہاتھوں یا جوانی کی غلط کاریوں سے ضائع کر کے کمزور اور نامرد ہو گئے ہیں اور اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہیں اُن کے لیے ہمارا بجلی کا بے ضرر علاج بہت مفید ہے جو لوگ امرتسر کے نزدیک وہ فوراً آکر علاج کراویں اور جو امرتسر سے دور رہے والے احباب بجلی کی طاقت کا میجک بکس جس میں کسی خاص طریقہ سے بجلی کی طاقت بھری گئی ہو منگوا کر علاج کریں - ایک میجک بکس سے چار مریض تندرست ہو سکتے ہیں اس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی لورنہ ہی آبلہ یا چھالا پڑتا ہے - باہر کے ہر ایک مریض کو بغرض علاج اکیدن ٹھہرنا ہوگا - پچاس سال سے زیادہ عمر والے آپکی تکلیف گوارا نہ کریں - اور نہ ہی مادر زاد نامرد - امرتسر میں آکر علاج کرانے کی فیس چار روپیہ اور میجک بکس کی قیمت چار روپیہ مع محصول ڈاک ہے - میجک بکس کا ٹریڈ مارک یہ ہے -

MAGTIC

(تشریف لاکر اپنا اطمینان کرو) (مجھے اپنا ہمدرد و غمخوار سمجھو)

جس بکس پر یہ ٹریڈ مارک نہو وہ جعلی سمجھیں - امرتسر میں علاج کرنے والے ہمارا سائن بورڈ پڑھکر علاج کراویں ہمارا بجلی کا کارخانہ کٹڑہ جیمل سنگھ میں ہے -

نوٹ اس علاج سے دائرے کے کل امراض دفع ہو جاتے ہیں -

ضعف دماغ - ضعف اعصاب - ضعف جگر - ضعف گردہ - ضعف شانہ - ضعف معدہ - ضعف دل

دم چڑھنا - کمی خون و کمی چربی - رقت منی - جریان - احتلام - سستی - اداسی - کجی

پروفیسر ایس پی گوتم ای - ایم - ڈی - میڈیکل پریکٹیشنر امرتسر

تمام درخواستیں بنام منیجر پنجاب میڈیکل ہال کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر ہونی چاہئیں ؞